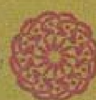
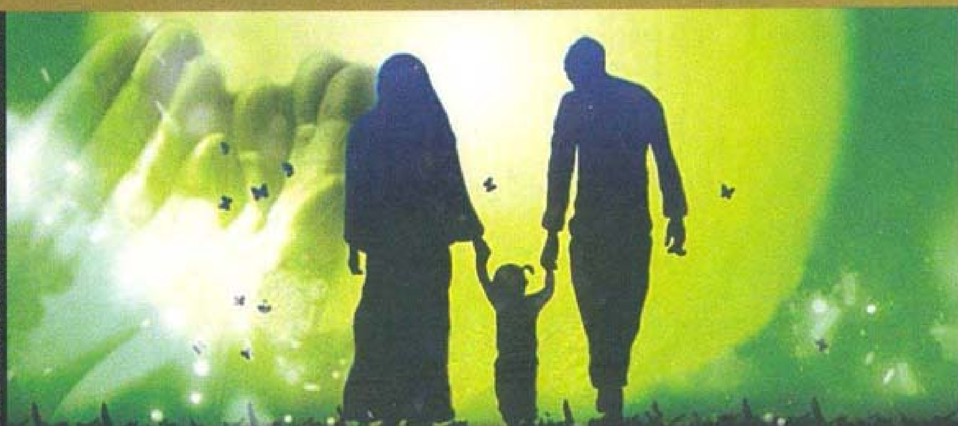
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا

والدین اور اولاد کے حقوق

تالیف: الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

نظر ثانی: حافظ عبد المنان نورپوری



مکتبہ اسلامیہ

والدین اور اولاد کے حقوق

تالیف
الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

نظر ثانی
حافظ عبدالمنان نورپوری

مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... والدین اور اولاد کے حقوق

تالیف .... الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

نظر ثانی .... حافظ عبدالمنان نورپوری

ناشر .... محمد سرور عاصم

اشاعت .... نومبر 2011ء

قیمت ....



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از حافظ عبد المنان نور پوری صاحب حفظہ اللہ

برادرانِ اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ الذی قال: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ الآیت.

والصلوة والسلام علی من قال: ((ألا أنبئكم بأكبر الكبائر؟)) قلنا: بلی یارسول اللہ! قال: ((الاشراك بالله وعقوق الوالدين)) وعلی آله وأصحابه دوام الملوين وزمان المشرقين والمغربين.

اما بعد! جناب محترم جاوید اقبال صاحب سیالکوٹی حفظہ اللہ الکبیر المتعال بانی استاذ ورئیس جامعہ محمدیہ سیالکوٹ کسی خاص تعارف کے محتاج نہیں۔ تعلیم وتدریس اور خطاب وتبلیغ کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف پر خوب محنت سے کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کی ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور انہیں اُجورِ جزیلہ سے مالا مال بنائے، آمین یارب العالمین۔

اُن کی مایہ ناز کتاب ''حقوق الوالدین والاولاد'' اس وقت میرے سامنے ہے جس کو اس فقیر الی اللہ الغنی نے از اول تا آخر بغور پڑھا اور جن مقامات پر لفظی یا معنوی اخطا نظر آئیں بحسب استطاعت ان کی اصلاح، تصحیح اور تصویب کی۔ باقی دلائل کی روشنی میں کوئی خاص رائے رکھنے اور قائم کرنے کا حق جناب مؤلف کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتاب ''حقوق الوالدین والاولاد'' کیا ہے؟ آیاتِ کریمات اور احادیث شریفات کا خزینہ، معلوماتی فوائد ونکات کا گنجینہ، بحار وانہار حقوق کو عبور کرنے کا سفینہ اور کتاب وسنت کے جواہر ولآلی کا نگینہ، جو اسے کرلے حفظ و یاد بن جائے فحل مرد نرینہ، اللہ عزوجل سے ہے دعا کہ بنائے وہ اس کتاب کو کامیابی کا زینہ زرینہ۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

بقلم ابن عبدالحق

سرفراز کالونی گوجرانوالہ

۱۴۲۸/۱/۱۳ھ

محمد عبدالحق بقلمہ

سرفراز کالونی۔ گوجرانوالہ

۱۴۲۸/۱/۲۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا

۱۔ ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ ﴾ ❶

''اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے، کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔''

۲۔ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ ﴾ ❷

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف اٹھا کر پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنا۔''

۳۔ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ ﴾ ❸

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے کی) نصیحت کی ہے۔ ماں نے اس کو تھک تھک کر (اپنے پیٹ میں) اٹھایا، اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے (ہم نے آدمی کو یہ حکم بھی دیا) کہ میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا۔ میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔''

۴۔ ﴿ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾ ❹

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو گے۔''

---

❶ ۱۷/ بنی اسرائیل:۲۳۔ ❷ ۴٦/ الاحقاف:۱۵۔
❸ ۳۱/ لقمان: ۱۴۔ ❹ ۲/ البقرة:۸۳۔

٥۔ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ﴾ ❶

''اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی۔''

٦۔ ﴿ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ﴾ ❷

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

کافر ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا

١۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ: اَتَتْنِیْ اُمِّیْ رَاغِبَةً فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَدِمَتْ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ. ❸

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں، کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرکہ تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا میں اس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اس سے صلہ رحمی کر، اچھا سلوک کر۔''

سب سے زیادہ حسن سلوک کا حقدار

٢۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اَبُوْكَ)). ❹

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ پوچھنے لگا: اے اللہ کے رسول! سب سے زیادہ کس کا حق

---

❶ ٢٩/ العنكبوت:٨۔ ❷ ٤/ النساء:٣٦۔ ❸ صحيح بخاری، كتاب الادب، باب صلة الوالد المشرك: ٥٩٧٨۔ ❹ صحيح بخاری، كتاب الادب، باب من احق بحسن الصحبة: ٥٩٧١؛ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة: ٦٥٠١۔

ہے؟ کہ میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں کا'' پوچھا: کہ پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' پوچھا: پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' پوچھا: پھر کس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے باپ کا۔''

۳۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ)). ❶

ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میں کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے۔''

٤۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُوصِيكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ اللّٰهَ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ)). ❷

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پاک تمہیں وصیت کرتے ہیں یہ کہ تم اپنی ماؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ (پھر فرمایا) کہ اللہ پاک تمہیں وصیت کرتے ہیں یہ کہ تم اپنے باپوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

سب سے پسندیدہ عمل

۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). ❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی

---

❶ [حسن] ابو داود، باب فی برالوالدین: ۵۱۳۹۔

❷ [صحیح] ابن ماجه، ابواب الادب، باب بر الوالدین: ۳۶۶۱۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قوله ووصینا الانسان بوالدیه: ۵۹۷۰۔

کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' پھر انہوں نے پوچھا: پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: ''ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔'' پھر انہوں نے پوچھا: پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے

٦۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ)). [1]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رب کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔''

(نوٹ) اس حدیث میں والد سے مراد ماں باپ دونوں ہیں۔

☆ فالمراد بالوالد الجنس او اذا كان حكم الوالد هذا فحكم الوالدة اقوى وبالاعتبار اولى. [2]

فائدہ: اگر کسی انسان پر اس کے والدین راضی ہیں تو سمجھو اس کا اللہ اس پر راضی ہے اور اگر اس پر اس کے والدین ناراض ہیں تو سمجھو اس کا اللہ بھی اس پر ناراض ہے۔ اس رضا و غضب سے مراد اسلام کے تابع رضا و غضب ہے۔

٧۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ)). [3]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ

---

[1] [صحیح] الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین: ١٨٩٩؛ ابن حبان ج١ حدیث: ٤٢٨؛ المستدرک: ٧٣٣١۔ [2] تحفۃ الاحوذی۔

[3] [صحیح] ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی صلۃ الرحم: ١٦٩٤۔

فرماتے سنا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں مہربان ہوں اور یہ قرابت داری ہے میں نے اپنے نام سے اس کا نام کاٹ کر دیا ہے جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔''

فائدہ: یعنی جو رشتہ داری کو ملائے گا، جوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کا تعلق اپنے ساتھ جوڑ لیں گے۔ اور جو رشتہ داری کو ختم کرے، اسے توڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کا تعلق اپنے ساتھ سے توڑ دیں گے اور عام رشتہ داروں میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کا حق والدین کا ہے۔

والدین جنت کا بہترین دروازہ ہیں

۸۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ)). [1]

''ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''والدین جنت کا بہترین دروازہ ہیں یہ تیری مرضی ہے کہ تو اس دروازے کو ضائع کرے (یعنی ان کو ناراض کر کے) یا اس کی حفاظت کرے (ان کی خدمت کر کے ان کو خوش کر کے)۔''

فائدہ: اس حدیث کے مطابق ماں باپ جنت کا سب سے بہترین دروازہ ہیں یعنی جنت میں جانے کے لیے سب سے اچھا عمل والدین کی خدمت، ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِیْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ)). [2]

---

[1] [صحیح] ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین: ۱۹۰۰؛ ابن ماجه، کتاب الطلاق، باب الرجل یامره ابوه بطلاق امرأته: ۲۰۸۹۔

[2] مستدرک حاکم (۷۲۴۷) قال الحافظ فی التلخیص علی شرط البخاری ومسلم. وقال الالبانی: هذا سند صحیح علی شرط الشیخین. وقد اخرجه ابن وهب فی الجامع (۲۲) (واللفظ له) والحاکم (۳/ ۲۰۸) والحمیدی (۱/ ۱۳۶/ ۲۸۵) وابو یعلی (۷/ ۳۹۹) عن سفیان عنه وصححه الحاکم علی شرطهما ووافقه الذهبی؛ سلسلة الاحادیث الصحیحة ج ۲ ص ۵۸۲ رقم (۹۱۳)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں جنت میں داخل ہوا میں نے (قرآن) پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان ہے۔ نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے۔ نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے بڑھ کر سلوک کیا کرتا تھا۔''

(اسی وجہ سے یعنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے وہ قرآن زمین پر پڑھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پڑھنے کی آواز جنت میں سنی)

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے

۱۰۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا)). [1]

معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے باپ جاہمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں جہاد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیری ماں ہے؟'' (یعنی زندہ ہے) اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس اس کو لازم پکڑ (یعنی اس کی خدمت کر) بے شک جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے۔''

۱۱۔ عَنْ جَاهِمَةَ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلَكَ وَالِدَانِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((اِلْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَرْجُلِهِمَا)). [2]

---

[1] [حسن صحیح] النسائی، کتاب الجهاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة: ۳۱۰۴۔

[2] [صحیح] معجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۲۸۹ رقم (۲۲۰۲)؛ وقال فی المجمع (۸/ ۱۳۸)؛ رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات۔

جاہمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جہاد کرنے کا مشورہ طلب کرنے آیا تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''انہیں لازم پکڑ کیونکہ جنت ان دونوں کے پاؤں تلے ہے۔''

فائدہ: والدین کے قدموں کے نیچے جنت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری سے اللہ انسان کو جنت عطا فرمادیتے ہیں بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ شاید بیوی کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور وہ بیوی کو خوش رکھنے کے لیے سب کو ناراض کردیتے ہیں حتی کہ ماں باپ کی بھی پروانہیں کرتے۔

ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ والدین کے حقوق بیوی سے مقدم ہیں۔

والدین اولاد کے حق میں مستجاب الدعاء ہیں اور نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔

۱۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تین دعائیں مستجاب (قبول کی جانے والی) ہیں ان کے مستجاب اور قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) والدین کی اولاد کے حق میں دعا۔''

۱۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَمْ یَتَكَلَّمْ فِی الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ. عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَصَاحِبُ جُرَیْجٍ. وَكَانَ جُرَیْجٌ رَجُلًا

---

[1] [حسن] الترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی دعاء الوالدین: ۱۹۰۵؛ ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم: ۳۸۶۲۔

عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ. قَالَ: فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: يَا غُلَامُ! مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِي. قَالَ: فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا: نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: لَا، أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا. وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ)). قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا. قَالَ: ((وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ

تَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی لڑکا جھولے میں نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو عیسیٰ علیہ السلام دوسرے جریج کے ساتھی اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔

اس کی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا: او جریج! پس اس نے کہا: اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز میں ہی رہا۔ اس کی ماں چلی گئی پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا: او جریج! پس اس نے کہا: اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز میں ہی رہا۔ اس کی ماں چلی گئی پھر جب تیسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا او جریج! پس اس نے کہا: اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز میں ہی رہا۔ اس کی ماں بولی: یا اللہ! اس کو مت مار جب تک بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھے (بددعا کی)

پھر بنی اسرائیل نے جریج اور اس کی عبادت کا چرچہ شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے لوگ مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو فتنہ میں ڈالوں۔ پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن جریج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ کے قریب ٹھہرا کرتا تھا۔ اور اجازت دی (اس عورت نے) اس چرواہے کو اپنے ساتھ صحبت کرنے کی اس چرواہے نے صحبت کی پس وہ بدکار عورت حاملہ ہو گئی جب اس نے بچہ جنا تو بولی یہ بچہ جریج کا ہے۔ (جھوٹ بولا) لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اس کو عبادت خانہ سے اتارا اور عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے (دیکھئے ماں کی بددعا کیسے لگی)

وہ بولا کیا ہوا ہے تمہیں؟ انہوں نے کہا تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اس نے تجھ سے ایک بچہ بھی جنا ہے جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچہ کو لائے۔ جریج

[1] مسلم، كتاب البر والصلة، باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلوة وغيرها: ٦٥٠٩۔

نے کہا: ذرا مجھ کو چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھی اور بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ کو ٹھونسا دیا اور کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا فلاں چرواہا۔ یہ سن کر لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں وہ بولا مٹی سے بنا دو جیسے پہلے تھا۔

ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی تو اس کے قریب سے ایک سوار گزرا جس نے بہت اچھی پوشاک پہن رکھی تھی۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس شخص جیسا کر دے تو بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر اس سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ! تو مجھے اس جیسا نہ بنانا! پھر مڑ کر ماں کی چھاتی سے دودھ پینے لگا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری نظروں میں اس وقت بھی وہ منظر پھر رہا ہے کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی چوس کر دکھائی تھی۔

"اس کے بعد اس کے پاس سے لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے تو اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لونڈی جیسا نہ بنانا۔ یہ سن کر پھر بچے نے اپنی ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور کہنے لگا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے۔ اس کی ماں نے پوچھا: کیوں، تو ایسا کیوں بننا چاہتا ہے؟ بچہ کہنے لگا کہ وہ سوار ایک ظالم شخص تھا جب کہ اس لونڈی کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے ایسا نہیں کیا۔"

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ماں کی دعا اولاد کے حق میں یا بددعا اللہ تعالی رد نہیں فرماتے قبول فرما لیتے ہیں اور والدین کی بددعا ولی کو بھی نہیں چھوڑتی۔

والدین کی اطاعت دنیاوی مشکلات کا مداوا ہے

١٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ

يَفْرُجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ الثَّانِيْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَأَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ: إِنِّيْ لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)). [1]

---

[1] البخاری، کتاب الادب، باب اجابة دعاء من بر والدیه: ٥٩٧٤۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''(بنی اسرائیل کے) تین اشخاص راستے میں جا رہے تھے اتنے میں بارش شروع ہوئی وہ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پہ آ گرا منہ بند ہو گیا۔

اب کیا کریں؟ آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو کہ تم لوگوں نے جو نیک اعمال خالص اللہ کے لیے کیے ہیں ان کے ذریعے سے دعا مانگو شاید اللہ مشکل آسان کر دے تم کو نجات دلوائے۔ پھر ایک شخص ان تینوں میں یوں کہنے لگا یا اللہ! تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں بوڑھے تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے۔ ان کی پرورش کے لیے جانوروں کو چرایا کرتا تھا جب شام کو گھر آتا تو دودھ دوہتا تو سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو۔ ایک دن ایسا ہوا جانور دور دراز ایک درخت چرنے کے لیے چلے گئے اور مجھ کو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا۔ (جب گھر پہنچا) دیکھا تو میرے والدین سو گئے ہیں۔

میں نے عادت کے مطابق دودھ دوہا اور صبح تک دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ پہلے بچوں کو دودھ دوں۔ گو رات بھر بچے میرے پاؤں کے پاس چلاتے رہے۔ دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دینا تھا نہ دیا) صبح تک یہی حال رہا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ آسمان دیکھنے لگے۔

پھر دوسرے شخص نے دعا مانگی: اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں اپنی چچا زاد بہنوں میں سے ایک لڑکی سے شدید محبت کرتا تھا اتنی شدید محبت جتنی مرد عورت سے کر سکتا ہے۔ اس لڑکی نے کہا: تو مجھے اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک سو (۱۰۰) دینار ادا نہ کرے۔ میں نے سو دینار حاصل کرنے کے لیے کوشش کی اور جمع کر لیے لیکن جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا (زنا کا ارادہ کیا) تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور ناجائز طریقے سے مہر نہ توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضا

کی خاطر کیا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چنانچہ ان کے لیے دو تہائی راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا: اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کو ایک فرق مونجی کے عوض ملازم رکھا تھا اور جب (کام کے بعد) اسے اُجرت دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور میں نے وہ مونجی زمین میں بو دی اور (اس کی آمدنی اتنی ہوئی کہ) میں نے اس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ وہ مزدور آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے مجھے میرا حق ادا کر دے۔ میں نے اس سے کہا: جاؤ وہ گائیں اور ان کا چرواہا لے لو، وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہنے لگا: کیا تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ وہ سب ہے ہی تمہارا۔ اے اللہ جیسا کہ تو جانتا ہے، اگر یہ سب میں نے تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے اور ہماری مشکل آسان کر دے۔ چنانچہ ان کا راستہ کھل گیا اور ان کی مصیبت ٹل گئی۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت سے اللہ دنیا کی مشکلات اور پریشانیوں سے بھی نجات دے دیتے ہیں۔

والدین کی اطاعت گناہوں کا کفارہ ہے

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَبِرَّهَا)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: "کیا تیری ماں ہے؟" ایک روایت میں ہے کیا "تیرے والدین ہیں۔" اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا تیری خالہ ہے؟" اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: "اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔"

۱۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا كَثِيْرًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((أَلَكَ وَالِدَانِ؟))

[1] [صحيح] الترمذي، ابواب البر والصلة، باب ما جاء في بر الخالة: ۱۹۰۴۔

قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَلَكَ خَالَةٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَبِرَّهَا إِذًا)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے بہت سے گناہ کیے ہیں۔ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے والدین ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تیری خالہ ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تب تو اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت سے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ کبیرہ گناہوں کو بھی معاف فرما دیتے ہیں۔

والدین کی اطاعت سے رزق میں فراخی

۱۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). [2]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ اس کی روزی بڑھے یا اس کا اثر (یعنی عمر) دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملائے۔''

فائدہ: انسان کے سب رشتوں ناتوں سے بہترین اور قریب ترین رشتہ والدین کا رشتہ ہے تو معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ انسان کا اثر دراز فرما دیتے ہیں اور رزق میں فراخی فرما دیتے ہیں۔

۱۸۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

[1] مستدرك حاكم الرقم: ۷۲٦۱۔

[2] مسلم، كتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها: ٦٥٢٣۔

مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ)). ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے نسبوں سے اتنا سیکھو جس کے ساتھ تم اپنے ناتوں کو ملاؤ کیونکہ ناتوں کو ملانا اہل خانہ میں محبت کا، مال میں کثرت کا اور اثر (یعنی عمر) میں وسعت کا سبب ہے۔''

والدین کی اجازت سے جہاد کرے

۱۹۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)). ❷

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا: ''تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ان دونوں میں جہاد کر۔'' (یعنی ان کی خدمت کر) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اپنے ماں باپ کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری جلد۲ ص۸۸۳ میں پہلے یہ باب قائم کیا ہے ''بَابٌ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْوَالِدَيْنِ'' کہ آدمی نہ جہاد کرے مگر والدین کی اجازت سے۔

پھر یہ عبداللہ بن عمرو، والی حدیث ذکر کی ہے یعنی امام بخاری اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت کررہے ہیں کہ آدمی والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے۔

۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ:

---

❶ [صحیح] الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی تعلیم النسب: ۱۹۷۹۔

❷ البخاری، کتاب الجهاد، باب الجهاد باذن الابوین: ۳۰۰۴۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ جِئْتُ أُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَقَدْ أَتَيْتُ وَإِنَّ وَالِدَیَّ لَيَبْكِيَانِ قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)). [1]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا: میں اللہ کی رضا اوراخروی گھر طلب کرتے ہوئے آپ کے ساتھ جہاد میں جانا چاہتا ہوں اور میں اس حال میں آیا ہوں کہ میرے والدین رو رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ان کی طرف لوٹ جا تو انہیں ہنسا جیسے انہیں رولایا ہے۔''

۲۱۔ اَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ. فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟)) قَالَ: اَبَوَایَ. قَالَ: ((أَذِنَا لَكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا)). [2]

ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لایا آپ نے فرمایا: ''کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟'' اس نے کہا میرے والدین ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارے والدین نے تجھے اجازت دی ہے اس نے کہا، نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واپس ہو جا اور اپنے والدین سے اجازت لے اگر ماں باپ تجھے اجازت دیں تو جہاد کر، وگرنہ والدین کے ساتھ نیکی کر۔''

اعتراض: جو لوگ جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں سمجھتے وہ قرآن مجید کی ایک آیت پیش کرتے ہیں:

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

---

[1] [صحیح] ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب الرجل یغزو وله أبوان: ۲۷۸۲؛ ابوداود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان. واللفظ له: ۲۵۲۸۔

[2] ابوداود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان: ۲۵۳۰۔

وَأَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾ [1]

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا امر (عذاب وغیرہ) لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ سے تمہیں تمہارے باپ تمہارے بہن بھائی وغیرہ زیادہ محبوب ہیں تو اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔

کہتے ہیں کہ جو والدین سے اجازت لیتا ہے سمجھو اس نے والدین کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب سمجھا ہے اور جو والدین یا کسی اور چیز کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے وہ اللہ کے عذاب کا انتظار کرے۔

جواب: جو جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری سمجھتے ہیں وہ والدین کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے زیادہ محبوب نہیں جانتے وہ تو رسول اللہ ﷺ کی بات مانتے ہوئے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے تو گویا انہوں نے والدین کو اللہ، اس کے رسول ﷺ سے زیادہ محبوب جان کر یہ فتویٰ نہیں دیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب جان کر ان کی بات کو مان کر فتویٰ دیا ہے۔

نوٹ: کچھ لوگ ان علما کو منکر جہاد سمجھتے ہیں جو جہاد کے لیے والدین کی اجازت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ بھائیو! جہاد سے انکار نہیں اور نہ ہی جہاد کی فضیلت سے انکار ہے جہاد قیامت

---

[1] ۹/ التوبۃ: ۲۴۔

تک جاری رہے گا پہلے بھی جہاد تھا اب بھی جہاد ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ان جہادوں میں جانے کے لیے والدین سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے صحیح بخاری اور ابوداود میں حدیثیں دیکھ لیں اور اس سلسلہ میں مجلہ الدعوۃ میں حافظ عبدالسلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مضمون چھپا تھا وہ مطالعہ فرمالیں اگر والدین سے اجازت لیے بغیر جہاد میں چلا گیا تو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقوق الوالدین کو کبائر میں شمار فرمایا ہے دَین وقرض کے علاوہ شہید فی سبیل اللہ کے تمام گناہ شہادت کے ساتھ معاف ہو جاتے ہیں۔ [1]

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے جہاد کے لیے اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو انہی میں جہاد کر۔'' [2]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر باب باندھا ہے (اَلْجِهَادُ بِإِذْنِ الْأَبَوَیْنِ) ''ماں باپ کی اجازت کے ساتھ جہاد۔'' اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جمہور علماء فرماتے ہیں جب ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک منع کر دے تو جہاد حرام ہے بشرطیکہ وہ دونوں مسلمان ہوں کیونکہ ان سے حسن سلوک اس پر فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے البتہ جب جہاد فرض عین ہو جائے تو کوئی اجازت نہیں لی جائے گی۔ [3]

جب جہاد فرض عین ہو جائے اس وقت اگر کوئی شخص ماں باپ کے کہنے کی وجہ سے جہاد پر نہ جائے تو اللہ کے عذاب کا خطرہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ

---

[1] احکام ومسائل جلد۱ ص ۴۶۱۔

[2] البخاری، کتاب الجهاد باب: ۱۳۸: ۳۰۰۴۔ [3] فتح الباری حدیث: ۳۰۰۴۔

وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ ❶

''کہہ دیجئے! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان، تمہارے مال جو تم نے کمائے ہیں، وہ کاروبار جس کے مندے سے تم ڈرتے ہو اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب چیزیں) تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

مندرجہ ذیل صورتوں میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

(الف) جب دشمن مملکت اسلامیہ کی سرزمین پر حملہ یا قبضہ کر لے (تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر قرطبی مسئلہ رابعہ آیت ۴۱ سورۂ توبہ)

(ب) جب امیر کسی گروہ یا خاص شخص کو نکلنے کا حکم دے دے: ((وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)) (بخاری: ۲۸۲۵) ''جب تمہیں نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکلو۔''

(ج) جب کوئی شخص میدان میں ہو اور لڑائی شروع ہو جائے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴾ ❷

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ان لوگوں سے لڑائی کی مڈبھیڑ میں ملو جو کافر ہیں تو ان سے پیٹھ مت پھیرو۔''

اولاد کا مال والدین کا مال ہے

۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ

❶ ۹/ التوبة: ۲٤۔ ❷ ۸/ الأنفال: ۱۵۔

مَالِيْ. قَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ)). [1]

صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرے مال کا محتاج ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔ تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی سے ہے تم اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کا مال والدین کا ہے۔ جب والدین کو ضرورت پڑھ جائے اولاد کے مال کی تو والدین کو حق ہے کہ وہ جتنا چاہے لے سکتے ہیں۔ ہاں! والدین کو بھی چاہیے کہ ظلم وزیادتی سے بچیں اور اولاد کے درمیان انصاف کریں آج کل معاشرہ اس کے برعکس ہے کہ مرد حضرات جو کماتے ہیں وہ سارے کا سارا بیوی کی جیب میں اور بیوی صاحبہ (ماشاء اللہ) اپنے خاوند کے والدین سے پوچھتی ہے کہ پانچ دس روپے چاہیے؟

بھائیو! یہ بات کتنی شرم کی ہے ہمیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور والدین کو بیوی پر ترجیح دینی چاہیے۔

والدین کے حکم سے بیوی کو طلاق دینا

۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طَلِّقْهَا)). [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس کو چاہتا تھا لیکن عمر رضی اللہ عنہ (میرے باپ) اس کو برا جانتے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا: تو اسے طلاق دے دے۔ میں نہ مانا وہ (عمر رضی اللہ عنہ)

---

[1] [حسن] ابوداود، کتاب البیوع، باب فی الرجل یأکل من مال ولدہ: ۳۵۳۰۔

[2] [صحیح] ابوداود، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین: ۵۱۳۸۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ کے سامنے یہ بات عرض کی تو آپ نے (مجھے) فرمایا: ''اس عورت کو طلاق دے دو۔'' (یعنی باپ کا حکم مان)

۲۴۔ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِی امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّی تَأْمُرُنِی بِطَلَاقِهَا. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)). [1]

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا، میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ ابوالدرداء نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا تھا کہ ''والد جنت کا بہترین دروازہ ہے اگر تو چاہے تو (ان کی خدمت کر کے) اس دروازہ کی حفاظت کر لے یا (ان کی نافرمانی کر کے) اسے ضائع کر لے۔''

نوٹ: والد سے مراد: ماں باپ ہیں۔ (کما تقدم)

مطلب: ابودرداء رضی اللہ عنہ کا مقصد حدیث سنانے کا یہ تھا کہ ماں کی بات مان اور بیوی کو طلاق دے دے۔

فائدہ: اگر ایک آدمی کے والدین اس کی بیوی سے خوش نہیں ہیں ناراض ہیں اس سے تنگ ہیں اور وہ اپنے بیٹے کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بیٹے پر فرض ہے کہ والدین کا حکم مان کر بیوی کو طلاق اگر دے بشرطیکہ واقعی اس کا قصور اور غلطی ہو، اور اگر اس کا قصور اور غلطی نہ ہو اور والدین اس کو شریعت کے خلاف حکم دیتے ہیں، کہتے ہیں رفع الیدین نہ کیا کر، دربار پر جایا کر، غیر اللہ کے نام پر گیارہویں دلوایا کر وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر وہ عورت اپنے خاوند کے والدین کی یہ باتیں نہیں مانتی تو پھر ایسی صورت میں والدین کی بات مان کر بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہیے۔

[1] [صحیح] الترمذی، کتاب ابواب البر والصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین: ۱۹۰۰۔

والدین کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے

۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)). ❶

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق پورا نہیں کر سکتا مگر کہ وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان ساری عمر والدین کی خدمت کرتا رہے ان کی اطاعت کرتا رہے ان کے آگے اف تک نہ کہے اپنی کمر پر اٹھا کر والدین کو حج کروائے پھر بھی والدین کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا ہاں والدین کے حق ادا کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے وہ یہ ہے کہ والدین کو غلام لونڈی کی صورت میں پائے اور ان کو خرید کر آزاد کر دے۔

والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی

۲۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ)). ❷

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکیوں میں سے بڑی نیکی، آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا ہے۔''

والدین کے لیے دعا

نیک بخت اولاد کی سعادت مندی یہ ہے کہ ماں باپ کے حق میں نیک دعائیں

❶ صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد: ۳۷۹۹؛ الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حق الوالدین: ۱۹۰۶۔

❷ [صحیح] ابوداود، کتاب الادب، باب فی برالوالدین: ۵۱۴۳۔

کرے کیونکہ اس کی تعلیم قرآن وحدیث میں دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے لیے دعا کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تم اس طرح دعا کیا کرو:

☆ ﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا ﴾ ❶

"اے میرے رب! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم کر۔"

☆ ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴾ ❷

"اے رب ہمارے! مجھے، میرے ماں باپ اور مومنوں کو جس دن (عملوں کا) حساب ہونے لگے بخش دے۔"

۲۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أُوْقِيَّةٍ كُلُّ أُوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُ: أَنّٰى هٰذَا؟ فَيُقَالُ: اسْتِغْفَارُ وَلَدِكَ لَكَ)). ❸

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خزانہ بارہ ہزار اوقیہ کا ہے ہر اوقیہ آسمان وزمین کے درمیان کی ہر چیز سے بہتر ہے۔" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں شخص کا درجہ بڑھایا جاتا ہے تو پوچھتا ہے یہ کیوں ہوا ہے؟ تو اسے بتایا جاتا ہے کہ تیری اولاد نے تیرے لیے بخشش طلب کی ہے۔"

کافر اور مشرک والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے

جو والدین مشرک فوت ہو جائیں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا گناہ ہے اور ممنوع ہے۔

☆ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ

---

❶ ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۴۔ ❷ ۱۴/ ابراھیم: ۴۱۔ ❸ [حسن] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالدین: ۳۶۶۰) (بعض علما کا اسے ضعیف قرار دینا درست نہیں۔)

قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴾ ❶

''نبی اور اہل ایمان والوں کے لیے درست نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے بخشش طلب کریں اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ لوگ جہنمی ہیں۔''

بے نماز والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے

جو والدین بے نماز ہیں اور وہ اسی حالت میں مرجاتے ہیں تو ان کے لیے بھی مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے اس لیے کہ بے نماز مشرک ہے اور مشرک کے لیے بخشش کی دعا کرنا ممنوع ہے۔ کما تقدم

بے نماز کافر اور مشرک ہے

☆ ﴿ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ﴾ ❷

''اگر وہ توبہ کرلیں، نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ دینی بھائی بننے کے لیے نماز کی ادائیگی شرط ہے جو نماز نہیں پڑھتا وہ دینی بھائی نہیں ہے یعنی غیر مسلم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۲۸۔ ((اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، تَرْكَ الصَّلٰوةِ)). ❸

''بے شک مسلمان آدمی اور کفر وشرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔''

۲۹۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَاِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ)). ❹

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور شرک کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے، تو جب اس نے نماز چھوڑ دی تو اس نے شرک کیا۔''

---

❶ ۹/ التوبة: ۱۱۳۔ ❷ ۹/ التوبة: ۱۱۔ ❸ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة: ۲۴۶۔ ❹ ابن ماجه، ابواب المساجد والجماعات، باب ما جاء فيمن ترك الصلوة: ۱۰۸۰۔ سنده ضعيف۔ لِضُعْفِ يزيد بن ابان الرقاشي ومعنى الحديث صحيح لان الحديث السابق يغني عنه۔

۳۰۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((فمن ترکھا متعمدًا فقد خرج من الملّة)). ❶
”جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی پس تحقیق پس تحقیق وہ ملت (یعنی دین) سے خارج ہوگیا۔“

والدین کی نافرمانی حرام ہے

۳۱۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ)). ❷

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی اور ستانا حرام قرار دیا ہے۔“

۳۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: ((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ)). ❸

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس کلمات کی وصیت کی۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ دونوں تجھے حکم دیں کہ تو اپنے اہل اور مال سے نکل جا۔“

والدین کی نافرمانی بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے

۳۳۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ)) قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ)). ❹

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے جو بڑے گناہ ہیں نہ بتاؤں؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں،

---

❶ [حسن] الترغیب، الرقم: ۷۹۷۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ۵۹۷۴۔ ❸ [صحیح] الترغیب والترھیب، باب الترھیب من عقوق الوالدین: ۲۵۱۶۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ۵۹۷۶۔

اللہ کے رسول! بتلائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔''

۳۴۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا عَاقٌّ وَّمَنَّانٌ وَّمُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ)). ❶

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں فرماتے والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔''

والدین کو جھڑکنا اور ڈانٹنا حرام ہے

☆ ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا﴾ ❷

''پس ماں باپ کے لیے ''اف'' تک نہ کہو (ہوں تک نہ کرنا) اور نہ انہیں ڈانٹو، جھڑکو۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر والدین بڑھاپے کی وجہ سے کوئی ایسی بات کریں جو تمہیں ناپسند ہو تو پھر بھی تم نے اف تک نہیں کہنا یعنی والدین کے سامنے ایسی بات نہیں کرنی جس سے انہیں تکلیف یا پریشانی ہو۔ ان بھائیوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے جو والدین کو جھڑکتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلت ان کا مقدر بن جائے گی۔

والدین کو پریشان کرنا جائز نہیں ہے

۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ. قَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)). ❸

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے

❶ كتاب السنة لابن ابی عاصم الرقم ۳۲۳. قال الالبانی حسن واللہ اعلم۔

❷ ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۳۔

❸ [صحیح] ابوداود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان: ۲۵۲۸۔

پاس آیا۔ اس نے کہا: میں آپ سے ہجرت کرنے پر بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''تو ان کی طرف لوٹ جا، تو انہیں ہنسا جیسے انہیں رولایا ہے۔''

فائدہ: ہجرت بہت اونچا اور افضل عمل ہے اتنا عظیم عمل ہے کہ ہجرت سے اللہ کریم انسان کی سابقہ زندگی کے تمام (صغیرہ وکبیرہ) گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اتنا عظیم عمل ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے والدین کی اجازت کے بغیر ہجرت کی بھی اجازت نہیں فرمائی۔

والدین کے نافرمان کی ناک خاک آلود ہو

۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پھر اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی رسوا ہو) جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ جائے۔''

فائدہ: محترم بھائیو! رسول اللہ ﷺ بار بار اس بدبخت کے لیے بددعا فرما رہے ہیں جو والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہیں کرتا۔ بھائیو! جس کے لیے رسول اللہ ﷺ بددعا فرمائیں سو چو وہ دنیا و آخرت میں کیسے عزت پا سکتا ہے، کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟

والدین کے نافرمان پر اللہ کی پھٹکار

۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((آمِينَ آمِينَ آمِينَ)) فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِي جِبْرِيلُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ دَخَلَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب رغم من ادرك ابويه او احدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة: ٦٥١٠۔

أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِينَ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین آمین آمین۔'' پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا، اللہ اس آدمی کا ناک خاک آلود کرے یا اس پر اللہ کی پھٹکار ہو۔

☆.... جس نے رمضان کا ماہ پایا تو اس کو بخشا نہیں گیا تو میں نے کہا: آمین۔

☆.... پھر جبرئیل نے فرمایا کہ اس آدمی کا ناک خاک آلود ہو یا اس پر پھٹکار ہو جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا تو میں نے کہا: آمین۔

☆.... پھر جبرئیل نے فرمایا کہ اس آدمی کا ناک خاک آلود ہو یا اس پر پھٹکار ہو جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین۔''

فائدہ: بھائیو! والدین کے نافرمان پر سید الملائکہ جبرئیل علیہ السلام بددعا فرما رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہہ رہے ہیں۔

والدین کا نافرمان لعنتی ہے

۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، مَلْعُونٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ)). [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص لعنتی

---

[1] [اسناده جيد] وفي بعض الرواية فابعده الله؛ ابن خزيمة، باب فضائل شهر رمضان العبادة في رمضان: ١٨٨٨ـ [2] الترغيب والترهيب، باب الترهيب من عقوق الوالدين: ٢٤٢٠ قال الالباني صحيح لغيره والله اعلم۔

ہے جس نے لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کیا آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور فرمایا: وہ شخص لعنتی ہے جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا اور وہ شخص بھی لعنتی ہے جس نے والدین کی نافرمانی کی۔''

والدین کو برا بھلا کہنے والا ملعون ہے

۳۹۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ. قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ)).[1]

ابو طفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ میں علی بن ابی طالب کے پاس تھا کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: نبی ﷺ تیرے پاس راز کی کیا بات کرتے تھے؟ وہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور فرمایا: نبی ﷺ میرے پاس کچھ بھی راز کی بات نہیں کرتے تھے کہ جسے لوگوں سے چھپاتے ہوں سوائے اس کے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چار کلمے بتائے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کہا: اے امیر المومنین! وہ کونسے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اپنے ماں باپ پر اللہ کی لعنت بھیجی (یعنی ان کو لعنتی کہا)، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے بدعتی کو جگہ دی۔ اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے زمین کے نشانات کو تبدیل کیا۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ولعن فاعلہ: ۵۱۲۴۔

٤٠۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)). [1]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنتی کہے۔'' پوچھا گیا کیا آدمی اپنے والدین کو لعنتی کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو (جواباً) وہ اِس کے باپ کو گالی دیتا ہے، یہ اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (جواباً) وہ اِس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''

٤١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَشْتِمُ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)). [2]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہے کبیرہ گناہ ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں یہ کسی آدمی کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے، تو (جواباً) وہ اِس کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے، یہ اُس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے تو (جواباً) وہ اِس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ جو کسی کے والدین کو گالی دیتا ہے اور وہ جواباً اس کے والدین کو گالی دیتا ہے تو پہلے شخص نے گویا اپنے والدین کو گالی دی۔

---

[1] البخاري، كتاب الادب، باب لا يسب الرجل والديه: ٥٩٧٣۔

[2] {صحيح} الترمذي، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في عقوق الوالدين: ١٩٠٢۔

والدین کا نافرمان جہنمی ہے

۴۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)). ❶

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں نہیں داخل ہوگا بہت زیادہ احسان جتلانے والا، ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔''

۴۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الْخَمْسَ وَاَدَّيْتُ زَكَاةَ مَالِيْ وَصُمْتُ رَمَضَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَنَصَبَ اِصْبَعَيْهِ مَا لَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ)). ❷

عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی طرف آیا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس پر (یعنی مذکورہ اعمال پر) مر جائے وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین (انتہائی سچے) اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا اور آپ نے دو انگلیوں کو کھڑا کیا جب کہ اس نے والدین کی نافرمانی نہ کی ہوگی۔''

فائدہ: آپ کا مقصد یہ تھا کہ توحید و رسالت کا اقرار کرنے والا، نماز پڑھنے والا، اپنے مال کی زکوۃ دینے والا اور روزے رکھنے والا قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے

❶ [صحیح] سنن النسائی، کتاب الاشربة، باب الروایة فی المدمنین فی الخمر: ۵۶۷۲۔

❷ الترغیب والترھیب، باب الترھیب من عقوق الوالدین. قال الالبانی صحیح واللہ اعلم: ۲۵۱۵۔

ساتھ ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ والدین کا نافرمان نہ ہو اگر وہ مذکورہ سارے اعمال کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کا نافرمان بھی ہے پھر وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین (انتہائی سچے لوگوں) اور شہداء کے ساتھ نہیں ہوگا۔

والدین کے نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوں گے

۴۴۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)). ❶

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رشتہ داری کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

فائدہ: عام رشتے داروں سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جا سکتا تو والدین سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں کیسے جا سکتا ہے جن کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا سب سے زیادہ حکم ہے۔

قیامت کے دن اللہ والدین کے نافرمان کو نہیں دیکھے گا

۴۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ. ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى)). ❷

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا:

۱...... والدین کا نافرمان۔

۲...... مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت۔

۳...... دیوث۔

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها: ٦٥٢١۔

❷ [صحيح] النسائي، كتاب الزكوة، باب المنان بما اعطى: ٢٥٦٢۔

تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: اپنے والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور دیئے ہوئے پر بہت زیادہ احسان جتلانے والا۔"

والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا

٤٦۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)). [1]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں اس کا عذاب دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو اس کے لیے جمع رکھے (مگر دو گناہ اس لائق ہیں) بغاوت کرنا اور رشتوں ناتوں کو توڑنا۔"

فائدہ: انسان کے سب رشتوں ناتوں سے بہترین اور قریب ترین رشتہ والدین کا رشتہ ہے تو جو والدین سے رشتہ نہیں جوڑے گا ان کے حقوق پورے نہیں کرے گا اللہ کریم دنیا کے اندر جلد از جلد اس کو کسی پریشانی یا مصیبت کے اندر مبتلا کر دے گا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دیں گے۔

٤٧۔ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: نَزَلْتُ مَرَّةً حَيًّا وَإِلَى جَانِبِ ذٰلِكَ الْحَيِّ مَقْبَرَةٌ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ انْشَقَّ مِنْهَا قَبْرٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ رَأْسُهُ رَأْسُ الْحِمَارِ وَجَسَدُهُ جَسَدُ إِنْسَانٍ فَنَهَقَ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ انْطَبَقَ عَلَيْهِ الْقَبْرُ فَإِذَا عَجُوزٌ تَغْزِلُ شَعْرًا أَوْ صُوفًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ تَرَى تِلْكَ الْعَجُوزَ قُلْتُ: مَا لَهَا؟ قَالَتْ تِلْكَ أُمُّ هٰذَا. قُلْتُ: وَمَا كَانَ قِصَّتُهُ قَالَتْ: كَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَإِذَا رَاحَ تَقُولُ لَهُ أُمُّهُ: يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ إِلَى مَتٰى تَشْرَبُ هٰذِهِ الْخَمْرَ فَيَقُولُ لَهَا: إِنَّمَا أَنْتِ تَنْهَقِينَ كَمَا يَنْهَقُ الْحِمَارُ. قَالَتْ: فَمَاتَ بَعْدَ الْعَصْرِ

[1] [صحیح] ابوداود، کتاب الادب، باب في النهي عن البغي: ٤٩٠٢۔

قَالَتْ: فَهُوَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ كُلَّ يَوْمٍ فَيَنْهَقُ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ يَنْطَبِقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ. [1]

''عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبیلہ میں اترا اور اس قبیلہ کا ایک قبرستان تھا نماز عصر کے بعد قبرستان میں سے ایک قبر پھٹی، اس سے ایک ایسا انسان نکلا جس کا سر گدھے کا اور جسم انسان کا تھا۔ وہ گدھے کی طرح تین دفعہ رینکا۔ پھر قبر اس پر بند ہو گئی۔ اچانک وہاں ایک بڑھیا اون یا بال کات رہی تھی۔ عوام بن حوشب فرماتے ہیں ایک عورت نے کہا کہ تو اس عورت کو دیکھ رہا ہے میں نے کہا: اسے کیا ہے؟ اس عورت نے کہا: یہ بڑھیا (قبر سے نکلنے والے) اُس انسان کی ماں ہے۔ میں نے کہا: اس کا کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا: یہ شراب پیتا تھا۔ جب شام کو گھر آتا تو اس کی ماں اسے کہتی: اے بیٹے اللہ سے ڈر کب تک تو شراب پیتا رہے گا وہ (جواباً) اسے کہتا تو گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہے۔ عورت نے کہا: یہ عصر کے بعد فوت ہوا اور اب ہر روز عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے اور گدھے کی طرح تین دفعہ رینکتا ہے پھر اس پر قبر بند ہو جاتی ہے۔''

والدین کی اطاعت شریعت کے خلاف میں نہیں کی جائے گی

☆ ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ [2]

''اگر والدین کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے کچھ علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا لیکن دنیا کے معاملات میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا۔''

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

[1] الترغیب والترهیب، باب الترهیب من عقوق الوالدین. قال الالبانی حسن والله اعلم: ۲۵۱۷۔ [2] ۳۱/ لقمان: ۱۵۔

میرے سلسلہ میں قرآن مجید کی کئی آیتیں نازل ہوئیں ان میں سے ایک آیت اس وقت نازل ہوئی جب ان کی ماں نے قسم کھائی کہ ان سے (سعد سے) کبھی بات نہ کرے گی جب تک کہ وہ اپنا دین (یعنی اسلام) نہیں چھوڑے گا نہ کھائے گی، نہ پیئے گی، وہ کہنے لگی اللہ نے تجھے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں تجھے حکم دیتی ہوں اس بات کا (کہ تو دینِ اسلام کو چھوڑ دے)۔

پھر تین دن تک وہ اسی حالت میں رہی نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا آخر اس کا بھائی عمار کھڑا ہوا اور پانی پلایا (پانی پی کر) وہ سعد کو بدعا دینے لگی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَإِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى أَنْ تُشْرِكَ......﴾ الی آخرہ۔ [1]

٤٨۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). [2]

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، صرف اطاعت اچھے کاموں میں ہے۔"

٤٩۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)). [3]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔"

٥٠۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيْعُوْنِيْ؟ قَالُوْا: بَلٰى! قَالَ: فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا. فَقَالَ: أَوْقِدُوْا نَارًا فَأَوْقَدُوْهَا فَقَالَ: ادْخُلُوْهَا فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُوْلُوْنَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

---

[1] مسلم، کتاب الفضائل، باب فی فضل سعد بن ابی وقاص: ٦٢٣٨۔

[2] مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة.....: ٤٧٦٥۔

[3] [صحیح] شرح السنة: ٢٤٥٥۔

مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اوراس کا امیر ایک انصاری کو مقرر فرمایااور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرنا۔ یہ شخص ان سے ناراض ہوگیا اور کہنے لگا: کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے تم کو حکم دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا؟ سب نے کہا: درست ہے۔اس نے کہا: میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم لوگ لکڑیاں جمع کرو پھر آگ جلاؤ اوراس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی لیکن جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو رُک کر ایک دوسرے کو دیکھا اوران میں سے بعض نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی اطاعت آگ سے بچنے کے لیے قبول کی تھی تو کیا اب ہم پھر آگ ہی میں کود جائیں؟ جب وہ لوگ یہ باتیں سوچ اور کر رہے تھے آگ بجھ گئی اوراس شخص کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔بعدازاں اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہوجاتے تو پھر کبھی آگ سے نہ نکلتے اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے۔اطاعت صرف جائز احکام میں ہے۔''

۵۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)). [2]

''عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

---

[1] البخاري، كتاب المغازي، باب سرية عبدالله بن حذافة: ۴۳۴۰۔

[2] [صحيح] ابو داود، كتاب الجهاد، باب في الطاعة: ۲۶۲۶۔

"مسلم شخص پر سننا اور اطاعت کرنا ان چیزوں میں لازم ہے جسے وہ پسند کرے یا ناپسند کرے جب تک اسے نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔تو جب اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت۔"

فائدہ: قرآن واحادیث کے دلائل سے ثابت ہوا کہ شریعت کی مخالفت میں والدین کی بات نہیں تسلیم کی جائے گی بلکہ دنیا کے کسی شخص کی بات شریعت کے خلاف نہیں مانی جائے گی خواہ والدین ہوں یا امیر، استاد ہو یا کوئی اور۔

فتفكر وتدبر وكن من الصالحين العاملين.

قیامت کے دن اولاد کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا یاماں کے نام سے؟

صحیح بات یہی ہے کہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری میں باب باندھا ہے: بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ. (لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا)

اس کے بعد یہ حدیث نقل کی ہے:

۵۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غُدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)). [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن دھوکے باز کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔"

فائدہ: باقی جن روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ماں کے نام سے پکارا جائے گا وہ ضعیف ہیں۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الادب، باب ما يدعى الناس بآبائهم: ٦١٧٧۔

حقوق الأولاد

ولادت کے بعد بچے کو میٹھی چیز کی گھٹی دینا

۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. ❶

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا آپ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور انہیں گھٹی دیتے تھے۔

۵٤ ...... فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ. ❷

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مدینہ میں آئی تو قبا میں ٹھہری اور میں نے قبا میں ہی بچے کو جنم دیا پھر میں اسے نبی ﷺ کے پاس لے کر آئی تو آپ نے اسے اپنی گود میں رکھا پھر آپ نے کھجور منگوائی، اسے چبایا پھر آپ نے اس کے منہ میں لعاب داخل کیا تو سب سے پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا۔ پھر آپ نے اسے کھجور کی گھٹی دی پھر آپ نے اس کے لیے برکت کی دعا کی۔"

۵۵۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے نبی ﷺ کے پاس لایا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کے ساتھ گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔" ❸

---

❶ مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته: ۵۶۱۹۔

❷ مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود: ۵۶۱۷۔

❸ البخاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد: ۵۴۶۷؛ مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته: ۵۶۱۵۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

٥٦۔ قَالَ لِیْ أَبُوْ طَلْحَةَ: احْفَظْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَمَعَهُ شَيْءٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ تَمَرَاتٌ. فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ۔ [1]

(انس، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بچے کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) بچہ پیدا ہونے کے بعد مجھ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بچے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے جاؤ، فرماتے ہیں کہ میں اس بچے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیج دیں۔ آپ نے اسے پکڑا اور فرمایا: ”کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے کھجور کو چبایا اور اس کو بچے کے منہ میں رکھ دیا اور اسے اس کے ساتھ (یعنی کھجور کے ساتھ) گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔“

فائدہ: اگر کھجور سے گھٹی دی جائے تو بہتر ہے اور اگر کھجور کے علاوہ کسی اور چیز سے گھٹی دی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

کیا بچے کی پیدائش کے وقت کان میں اذان واقامت کہنا ثابت ہے؟

صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بچے کی پیدائش کے وقت کان میں نہ اذان کہنا ثابت ہے اور نہ ہی اقامت کہنا ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں تین روایات پیش کی جاتی ہیں جو نا قابل حجت ہیں۔

پہلی روایت: ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان دی۔ [ترمذی۔ ابوداود وغیرہ] وہ ضعیف ہے اس میں عاصم بن عبیداللہ راوی

[1] البخاري، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد: ٥٤٧٠۔

ضعیف ہے۔ 1

دوسری روایت: حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اسے ام الصبیان (بیماری) کی تکلیف نہیں ہوگی۔'' یہ روایت موضوع (من گھڑت خود ساختہ) ہے۔ اس روایت میں دو راوی متکلم فیہ ہیں اور تیسرا مجہول ہے۔

۱۔ مروان بن سالم الغفاری

اس کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "منکر الحدیث"

امام ساجی فرماتے ہیں: "کذاب یضع الحدیث" (یہ بہت جھوٹا ہے حدیثیں گھڑتا تھا)۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: "متروك الحديث".

امام نسائی فرماتے ہیں: "متروك الحديث".

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: "منكر الحديث جدا، ضعيف الحديث، ليس له حديث قائم". [تهذيب التهذيب ج ٥ ص ٣٨٥]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ راوی (مروان بن سالم الغفاری) متروک ہے۔ 2

۲۔ یحییٰ بن العلاء

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں: كذاب يضع الحديث (یہ بہت جھوٹا ہے، حدیثیں گھڑتا تھا)۔

امام نسائی اور دارقطنی فرماتے ہیں: "متروك الحديث". 3

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "رمی بالوضع" (اس پر حدیثیں گھڑنے کی تہمت ہے۔ 4

۳۔ طلحہ العقیلی

---

1 التلخيص الحبير رقم: ١٩٨٥ - تقريب رقم ٣٠٦٥ - 2 تقريب رقم ٦٥٧٠ -

3 تهذيب التهذيب ج ٦ ص ١٦٢ - 4 تقريب رقم ٧٦١٨ -

یہ مجہول ہے۔ [1]

تیسری روایت: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں میں اقامت۔ [2]

یہ روایت بھی موضوع ہے اس روایت میں محمد بن یونس الکدیمی ہے جس کے متعلق امام ابن عدی فرماتے ہیں: ''اس پر روایات گھڑنے کی تہمت ہے۔'' امام ابن حبان فرماتے ہیں: ''اس نے ہزار سے زائد روایات گھڑی ہیں۔'' اسی طرح موسیٰ بن ہارون اور قاسم المطرز نے بھی اس کی تکذیب کی ہے۔ [3]

عقیقہ کرنا فرض ہے

۵۷۔ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَاهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى)). [4]

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''ہر پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ عقیقہ ہے پس اس بچے کی طرف سے خون بہادو (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے گندگی دور کرو۔''

۵۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُّعَقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. [5]

عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ لڑکے کی طرف سے دو شاۃ اور لڑکی کی طرف سے ایک شاۃ (بکری یا بھیڑ) کا عقیقہ کریں۔

فائدہ: لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کا عقیقہ فرض ہے جیسا کہ مذکور حدیث سے ثابت ہو چکا ہے۔

---

[1] تقریب التهذيب الرقم: ۳۰۲۹۔

[2] رواه البيهقي في شعب الايمان۔

[3] ميزان ۳۷۸۱۶؛ تهذيب رقم ۶۶۷۸۔

[4] صحيح البخاري، كتاب العقيقة، باب اماطة الاذى عن الصبي في العقيقة: ۵۴۷۲۔

[5] [صحيح] ابن ماجه، ابواب الذبائح، باب العقيقة: ۳۱۶۳۔

۵۹۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). [1]

سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے (یعنی بھیڑ یا بکری) اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈھا جائے۔''

۶۰۔ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ)). [2]

ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر شاۃ (بکری یا بھیڑ) اور لڑکی کی طرف سے ایک شاۃ عقیقہ کی جائے۔''

۶۱۔ عَنْ اَبِىْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِى الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهٗ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهٗ وَنُلَطِّخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ. [3]

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کے طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت سے نوازا تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو مونڈھتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔''

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ ساتویں دن کرنا چاہیے اگر ساتویں دن عقیقہ کی طاقت نہیں ہے تو جب زندگی میں طاقت ہوگی والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی طرف

---

[1] [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقۃ: ۱۵۲۲؛ ابن ماجہ، ابواب الذبائح، باب العقیقۃ: ۳۱۶۵۔ [2] [صحیح] ابن ماجہ، ابواب الذبائح، باب العقیقۃ: ۳۱۶۳؛ الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقۃ: ۱۵۱۳۔

[3] [صحیح] ابوداود، کتاب الضحایا، باب فی العقیقۃ: ۲۸۴۳۔

سے عقیقہ کریں کیونکہ بچہ عقیقہ کے بدلے گروی ہے اور عقیقہ والدین پر فرض ہے۔

جس طرح ایک آدمی کسی سے قرض لیتا ہے اور اس کو اپنی شئے گروی دے دیتا ہے تو جب تک یہ قرض واپس نہیں دے گا اس وقت تک اس کو وہ شئے نہیں ملے گی جو اس نے بطور گروی رکھی ہے۔ اسی طرح بچہ عقیقہ کے بدلے گروی ہے اور عقیقہ والدین پر فرض ہے۔ اسی طرح اگر ساتویں دن عقیقہ کی طاقت تھی لیکن کسی وجہ سے رہ گیا تو والدین پر بعد میں فرض ہے کہ وہ عقیقہ کریں کیونکہ یہ ان پر قرض ہے۔

کیا آدمی خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے؟

اگر کسی وجہ سے والدین عقیقہ نہیں کر سکے تو انسان خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔

٦٢ ...... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ)). [1]

نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔"

٦٣ ...... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ مَا بُعِثَ نَبِيًّا. [2]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ خود کیا۔

فائدہ: اگر باپ نے کسی وجہ سے عقیقہ نہیں کیا تو اولاد پر فرض نہیں ہے کہ وہ خود اپنا عقیقہ کریں کیونکہ یہ ذمہ داری باپ کی ہے اگر اولاد باپ کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنا عقیقہ خود کر لیں تو بہتر ہے۔

میت کی طرف سے عقیقہ

اگر بچہ پیدا ہونے کے سات روز گزر جانے کے بعد فوت ہوا ہے تو پھر بھی باپ پر اس کا عقیقہ کرنا ضروری ہے۔

اگر بچہ ساتواں دن آنے سے پہلے فوت ہو جائے تو پھر عقیقہ فرض نہیں ہے اس لیے

[1] [صحيح] ابن ماجه، كتاب الاضاحي، باب في العقيقة: ٣١٦٥۔

[2] [حسن] الطبراني الأوسط الرقم ٩٩٤؛ مصنف عبدالرزاق كتاب العقيقة، باب العقيقة: ٧٩٩٠۔

کہ حدیث کے الفاظ یوم السابع کے ہیں یعنی ساتویں روز عقیقہ کیا جائے اور اس پر ساتواں دن آیا ہی نہیں اس لیے اس کا عقیقہ فرض نہیں ہے۔

جب بھی عقیقہ کیا جائے تو عقیقہ ہی ہوگا عام صدقہ نہیں ہوگا

٦٤۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ)). [1]

سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔''

٦٥۔ عَنْ أَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ مَا جَاءَ تْهُ النُّبُوَّةُ. [2]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ خود کیا۔

فائدہ: ذرا غور فرمائیں کہ آپ ﷺ نے چالیس سال کے بعد اپنا عقیقہ کیا اس کے باوجود اس پر صدقہ کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ عقیقہ کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔

لڑکے کی طرف سے دو شاۃ [بھیڑ بکری] لڑکی کی طرف سے ایک

٦٦۔ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ اَذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا)). [3]

ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''لڑکے کے (عقیقہ) میں دو شاۃ اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک شاۃ اور ان کے نر و مادہ سے نقصان نہیں پہنچتا یعنی چاہے

---

[1] [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ١٥٢٢؛ ابن ماجه، ابواب الذبائح، باب العقیقة: ٣١٦٥۔ [2] [حسن] الطبرانی الأوسط الرقم ٩٩٤؛ مصنف عبدالرزاق كتاب العقیقة، باب وجوب العقیقة: ٧٩٩٠۔

[3] [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ١٥١٣؛ ابو داود، كتاب الضحايا، باب فی العقیقة: ٢٨٣٥۔

مذکر ہوں چاہے مؤنث ہوں۔“

فائدہ: افضل اور بہتر یہی کہ لڑکے کی طرف سے دو شاۃ عقیقہ کیے جائیں۔ بوقت ضرورت لڑکے کی طرف سے ایک شاۃ بھی کفایت کر جائے گا۔

دلیل: آپ ﷺ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا ابوداود، الرقم: ۲۸۴۱، باقی جس حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے حسن وحسین کی طرف سے دو دو مینڈھے کیے وہ ضعیف ہے اس روایت میں قتادہ مدلس ہے اور انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی۔ قربانی کی طرح اونٹ میں دس اور گائے میں سات والا حساب عقیقہ میں نہیں چلے گا اور واجب یہی ہے کہ عقیقہ میں صرف بھیڑ، بکری کو ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف اسی کا ذکر آیا ہے نیز عقیقہ کے جانور میں دوندا ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

بچے کے بال منڈوانے کے بعد سر پر خوشبو لگانا

۶۸۔ عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِی الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَ لَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. [1]

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کے طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت دی تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو مونڈھتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔“

۶۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا عَقُّوْا عَنِ الصَّبِیِّ خَضَبُوْا قُطْنَةً بِدَمِ الْعَقِيْقَةِ فَإِذَا حَلَقُوْا رَأْسَ الصَّبِیِّ وَضَعُوْهَا عَلٰى رَأْسِهِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اجْعَلُوْا مَكَانَ الدَّمِ خَلُوْقًا)). [2]

---

[1] [صحیح] ابوداود، كتاب الضحايا، باب في العقيقة: ۲۸۴۳؛ السنن الكبرى الرقم: ۱۹۲۸۸۔ [2] [صحيح] صححه ابن السكن كما في التلخيص الرقم: ۱۹۸۳؛ ابن حبان الرقم: ۵۲۸۴، باب العقيقة؛ سنن الكبرى للبيهقي الرقم: ۱۹۲۸۹۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جاہلیت میں لوگ جب بچہ کا عقیقہ کرتے تو عقیقہ کے خون سے روئی کو بھگو لیتے تو جب بچے کا سر مونڈھتے تو اس روئی کو اس کے سر پر رکھ دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم خون کی جگہ خوشبو رکھو۔“

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھے

۷۰۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ)). ❶

سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے (یعنی بھیڑ یا بکری) اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈھا جائے۔“

فائدہ: ساتویں دن سے پہلے نام رکھنا بھی حدیث سے ثابت ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۷۱۔ ((وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). ❷

”رات میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام کے ساتھ رکھا۔“

۷۲۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی جب ولادت ہوئی تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا کیا نام رکھا ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں نام رکھا ہے آپ نے فرمایا: ”نہیں اس کا نام منذر ہے۔“ ❸

۷۳۔ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا اس کو انس بن مالک لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ ❹

---

❶ [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ۱۵۱۳۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته الصبیان والعیال: ۶۰۲۵۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم الی اسم احسن منه: ۶۱۹۱؛ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته: ۵۶۲۱۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الادب باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته: ۵۶۱۲۔

بچے کا اچھا نام رکھے اور برا نام بدل دے

۷۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام (بدل کر) جمیلہ رکھا۔

۷۵۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: میرا نام حزن ہے (سخت زمین) آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سہل ہو (نرم و ہموار زمین) یعنی اپنا نام سہل رکھ لو" [2]

۷۶۔ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَمُّوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَبْدَالْحَجَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُالْحَجَرِ. قَالَ: ((لَا أَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ)). [3]

نبی ﷺ نے سنا کہ لوگ اپنے میں سے ایک شخص کو عبدالحجر کہتے ہیں تو نبی ﷺ نے پوچھا: "تیرا نام کیا ہے؟" اس نے کہا: عبدالحجر (پتھر کا بندہ) آپ نے فرمایا: "نہیں، تو عبداللہ ہے۔" (یعنی تیرا نام عبداللہ ہے)

۷۷۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَ لَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)). [4]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھ۔"

۷۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ. فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ. وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. [5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن: ۵۶۰۴۔

[2] صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اسم الحزن۔

[3] [صحیح] الادب المفرد الرقم ۸۱۱۔

[4] مسلم، کتاب الآداب، باب کراھیۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ: ۵۶۰۰۔

[5] صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب تغییر الاسم: ۵۶۰۶۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھا کیونکہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برہ (نیکوکار) کے پاس سے نکلے ہیں۔

۷۹۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: أَنَا أَصْرَمُ. قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ)). [1]

اسامہ بن اخدری فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو اصرم کہا جاتا تھا۔ وہ اس گروہ میں آیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: میں اصرم ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تو زرعہ ہے۔''

۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ. [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُرے نام تبدیل کر دیتے تھے۔

فائدہ: والدین کا یہ حق ہے کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھیں جو شریعت کے مطابق ہوں جو نام شریعت کے خلاف ہو وہ نہ رکھیں مثلاً عبدالرسول، عبدالنبی وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام

۸۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ)). [3]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

---

[1] [صحیح] ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح: ٤٩٥٤۔

[2] [صحیح] الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی تغییر الاسماء: ٢٨٣٩۔

[3] [صحیح] ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء: ٤٩٤٩۔

اللہ کے ہاں سب سے بدترین اور برا نام شہنشاہ ہے

۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَاللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)). [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین اور برا نام اس شخص کا ہے جس نے اپنا نام شہنشاہ رکھا۔"

۸۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ)). [2]

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"قیامت کے دن اللہ کے ہاں مبغوض ترین شخص اور بدترین وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔"

فائدہ: عام لوگ ایک دوسرے کو یہ کہہ دیتے ہیں تو بڑا شہنشاہ ہے تو اس قسم کے لوگ اللہ سے ڈر جائیں یہ بہت بڑا گناہ ہے اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔

بچے کا ختنہ کرائیں

۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ. [3]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "پانچ چیزیں فطرت سے ہیں:

۱......ختنہ کرانا

---

[1] صحیح البخاری، کتاب باب ابغض الاسماء الی اللہ تعالی: ۶۲۰۵۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم التسمی ملک الاملاک وملک الملوک: ۵۶۱۱۔

[3] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار: ۵۸۹۱۔

۲.....زیر ناف لوہا استعمال کرنا

۳.....مونچھیں کاٹنا

۴.....ناخن کاٹنا

۵.....بغل کے بال اکھیڑنا۔''

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا ختنہ کرانا فطرت سے ہے کیونکہ نبی ﷺ کا حکم ہے۔ باقی جن احادیث میں ساتویں دن ختنہ کرنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔

ختنہ کرانا انبیا علیہم السلام کی سنت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۸۶۔ ((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ)). [1]

''ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے کے ساتھ کیا جب ان کی عمر اسی سال تھی۔''

فائدہ: مونچھیں کاٹنا، زیر ناف لوہا استعمال کرنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا ان کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک ہے ان کاموں کو اس مدت (چالیس دن) سے مؤخر کرنا گناہ ہے، ناجائز ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۸۷۔ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا. [2]

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے مونچھیں کاٹنے میں، ناخن کاٹنے میں، بغل کے بال اکھیڑنے میں اور زیر ناف بال مونڈھنے میں وقت مقرر کیا کہ چالیس دنوں سے زیادہ انہیں نہ چھوڑیں۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب أحادیث الانبیاء، باب قولہ تعالی واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا: ۳۳۵۶۔ [2] [صحیح] النسائی، کتاب ذکر الفطرۃ، باب التوقیت فی ذلک: ۱۴۔

مائیں بچوں کو دودھ پلائیں

☆ ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ﴾ ❶

''اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔''

ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پلانا بھی جائز ہے

☆ ﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ ❷

''اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلواؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں۔''

دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے

☆ ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ ❸

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ مدت اس کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہیں۔''

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دودھ پلانے کی پوری مدت دو سال ہے بعض علمائے کرام اڑھائی سال کہتے ہیں کہ دلیل وہ آیت پیش کرتے ہیں قرآن مجید میں آتا ہے۔

☆ ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ ❹

''اس کے حمل کا اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے (اڑھائی سال) کا ہے۔''

میرے بھائیو! اس آیت میں تو حمل اور دودھ چھڑانے دونوں کی مدت اڑھائی سال ذکر ہوئی ہے صرف دودھ چھڑانے کی نہیں۔

---

❶ ۲/ البقرۃ: ۲۳۳۔

❷ ۲/ البقرۃ: ۲۳۳۔

❸ ۲/ البقرۃ: ۲۳۳۔

❹ ۴۶/ احقاف: ۱۵۔

☆ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ کم از کم حمل چھ مہینے یعنی نکاح سے چھ مہینے کے بعد اگر کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو بچہ حلال ہی کا ہوگا حرام کا نہیں۔ اس لیے قرآن نے مدت رضاعت دو سال (۲۴ مہینے) بتلائی ہے۔ [1]
اس حساب سے مدت حمل چھ مہینے ہی باقی رہ جاتی ہے۔ (یعنی کم از کم)

دودھ پلانے کی مدت سے پہلے بھی دودھ چھڑانا جائز ہے

☆ ﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾ [2]
"پس اگر (والدین) باہمی رضا مندی اور مشورہ سے دونوں قبل از وقت دودھ چھڑانا چاہیں تو اس میں بھی ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔"

فائدہ: ماں باپ دونوں کے مشورے سے دو سال کے اندر اگر بچہ کے دودھ چھڑانے کی صلاح ہو جائے یا کسی اور عورت سے دودھ پلوانے کا مشورہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں جائز ہے، درست ہے۔ انتہائی مدت دودھ پلانے کی دو سال ہے۔

خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ چھڑانا گناہ ہے

۸۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِيَّهُنَّ الْحَيَّاتُ. قُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ يَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ)). [3]
نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ جن کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے ہیں، گوشت نوچ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون عورتیں ہیں۔ (جبریل علیہ السلام) نے جواب دیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنے دودھ سے روکتی تھیں۔"

فائدہ: کچھ عورتیں خاوند کی اجازت کے بغیر اپنی چھاتی کو صحیح رکھنے کے لیے بچے کو دودھ چھڑا

[1] سورة لقمان: ١٤، البقرة: ٢٣٣۔ [2] ٢/ البقرة: ٢٣٣۔
[3] [صحيح] أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ١٨٦٧؛ والحاكم: ٢٨٣٧ وقال صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي. انظر التفصيل في سلسلة الاحاديث الصحيحة الرقم ٣٩٥١۔

دیتی ہیں وہ اللہ سے ڈر جائیں قیامت کے دن ان کا حشر برا ہوگا۔

نوٹ: جس وقت تک بچہ (یعنی لڑکا) صرف دودھ پر گزر بسر کرتا ہے اگر وہ کسی چیز یا کپڑا یا کسی انسان پر پیشاب کر دے تو اس چیز یا کپڑے یا انسان کے بدن کو دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف پانی چھڑک دینا ہی کافی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ

۸۹۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنا چھوٹا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اس بچے نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں۔ ❶

البتہ بچی کسی چیز پر پیشاب کر دے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے متعلق فرمایا:

۹۰۔ ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)).

''بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔''

۹۱۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ. ❷

لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

۹۲۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارتی جب تک وہ کھانا نہ کھاتا اور جب وہ کھانا شروع کر دیتا پھر اس کے پیشاب کو دھوتی۔ ❸

۹۳۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس وقت تک ہے جب بچہ کھانا نہ کھاتا ہو جب بچہ کھانا کھانا شروع کر دے (تو پھر دونوں کا حکم ایک ہے) تو دونوں کے پیشاب

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان: ۲۲۳؛ مسلم، کتاب الطھارۃ، باب حکم بول الطفل الرضیع وکیفیة غسله: ۶۶۵۔

❷ [صحیح] ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب بول الصبی: ۳۷۷۔

❸ [صحیح] ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب بول الصبی: ۳۷۹۔

کو دھویا جائے۔ ❶

۹۴۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے ابو السمح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو ان میں سے کسی ایک نے آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا صحابہ کرام نے اس کو دھونے کا ارادہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بس پانی چھڑک دو اس لیے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔'' ❷

اولاد کے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں

☆ ﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط﴾ ❸

''اور بچے کے باپ پر ان کا (بچوں کی ماں کا) کھانا اور لباس ہے۔''

فائدہ: جب اولاد کو دودھ پلانے کی وجہ سے مطلقہ عورت کا خرچ اولاد کے باپ کے ذمہ ہے تو اولاد کے اخراجات کا باپ بالا ولیٰ ذمہ دار ہے۔

۹۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عِنْدِي دِينَارٌ. فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((أَنْتَ أَبْصَرُ)). ❹

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ [صحیح] الترمذی، ابواب الطهارة، باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان يطعم: ۷۱؛ ابو داود، كتاب الطهارة، باب بول الصبی یصیب الثوب: ۳۷۸۔

❷ [صحیح] ابو داود، كتاب الطهارة، باب بول الصبی یصیب الثوب: ۳۷۶؛ ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ما جاء فی بول الصبی: ۵۲۶؛ المستدرك للحاكم، كتاب الطهارة، باب ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية: ۶۰۴۔ ❸ ۲/ البقرة: ۲۳۳۔

❹ [حسن] ابو داود، كتاب الزكوة، باب فی صلة الرحم: ۱۶۹۰۔

فرمایا: ''اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا: ''اپنی اولاد پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا: ''اپنی بیوی پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا: ''اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس اور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اب تو زیادہ جانتا ہے (کہ کہاں ضرورت ہے)۔''

۹۶۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). [1]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو غنا کے بعد ہو اور خرچ کرنے میں اہل وعیال سے آغاز کر۔''

فائدہ: اہل وعیال کے حقوق پورا کرنے کے بعد جو مال صدقہ کیا جائے وہ بہترین صدقہ ہے۔ (مرعاۃ)

۹۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِيْ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ)). [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے گردن آزاد کرانے میں خرچ کیا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر خرچ کیا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا ہے ان میں سے سب سے زیادہ ثواب اس دینار کا ہے جسے تو نے

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب لا صدقة الا عن ظھر غنی: ۱۴۲۶۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل نفقة علی العیال: ۲۳۱۱۔

اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔"

اولاد کو اخراجات نہ دینا باعث گناہ ہے

۹۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ)). [1]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جس کی روزی کا ذمہ دار اور کفیل ہے انہیں ضائع کر دے۔"

عورت اپنا صدقہ، زکوۃ اپنے بچوں اور خاوند کو دے سکتی ہے

۹۹۔ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ: بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ. قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا. قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ. قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ. قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هُمَا؟)) فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ

[1] [حسن] ابوداود، کتاب الزکوۃ، باب فی صلۃ الرحم: ۱۶۹۲۔

الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)). [1]

زینب رضی اللہ عنہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے خواتین تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور سے دو۔''

اس نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھی میں نے ان سے کہا آپ فقیر ہیں آپ کے پاس مال بہت کم ہے (جبکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے آپ کی خدمت میں جائیں اور آپ سے دریافت کریں اگر میرا تجھ پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے (تو میں تجھ پر صدقہ کرتی ہوں) وگرنہ آپ کے علاوہ مستحق لوگوں پر خرچ کرتی ہوں۔

زینب نے بیان کیا مجھے عبداللہ بن مسعود نے کہا: آپ خود جائیں۔ اس نے بیان کیا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہاں ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھی جو میرا مقصد تھا وہی اس کا مقصد تھا اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیبت وعظمت والے تھے۔ زینب نے بیان کیا: بلال باہر آئے ہم نے ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں کہ دو عورتیں آپ کے دروازے پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی ہیں کہ کیا ان کا صدقہ ان کے خاوندوں اور ان کی گودوں میں جو یتیم بچے ہیں ان پر کفایت کرتا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟

زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''دونوں عورتیں کون ہیں؟'' بلال نے بتایا ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کونسی زینب؟'' اس نے جواب دیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے لیے دو ثواب ہیں (صلہ رحمی کا ثواب

---

[1] مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فی فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین: ۲۳۱۸۔

اور صدقہ کا ثواب)۔"

بخاری کی ایک روایت اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب کو فرمایا:

۱۰۰۔ ((زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ)). [1]

"تیرا خاوند اور تیری اولاد سب لوگوں سے جن پر تو صدقہ کرنا چاہے زیادہ حق دار ہے۔"

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت اپنے خاوند اور اولاد پر صدقہ اور زکوۃ دے سکتی ہے اگر وہ صدقہ اور زکوۃ کے مستحقین ہیں لیکن خاوند اپنی بیوی اور اولاد کو زکوۃ اور صدقہ نہیں دے سکتا اس لیے کہ بیوی اور اولاد کے اخراجات مرد کے ذمہ ہیں۔

استدل بهذا الحديث على أنه يجوز للمرأة أن تدفع زكاتها إلى زوجها وبه قال الثوري والشافعي وصاحبا أبي حنيفة وإحدى الروايتين عن مالك وعن أحمد وإليه ذهب الهادي والناصر والمؤيد بالله وهذا إنما يتم دليلا بعد تسليم أن هذه الصدقة صدقة واجبة وبذلك جزم المازري ويؤيد ذلك قولها أيجزئ عني ...الى آخره.

والام لا يلزمها نفقة ابنها مع وجود ابيه . [2]

بچوں کی تعلیم وتربیت

والدین پر یہ حق ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ان کو شریعت کا پابند بنائیں انہیں دینی ماحول میں رکھیں۔ گھر کے ماحول کا اور والدین کی تربیت کا بڑا اثر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۱۔ ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ

[1] صحيح البخاري كتاب الزكوة، باب الزكوة على الأقارب: ١٤٦٢۔

[2] نيل الاوطار ج٤ ص ١٧٧۔

اَوْ يُمَجِّسَانِهِ)). [1]

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔“

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان ہوتا ہے بعد میں جس طرح کی اس کے والدین اس کی تربیت کریں اسی طرح کا بن جاتا ہے اس لیے والدین کو چاہیے کہ خود بھی شریعت کے پابند رہیں اور اولاد کی تربیت بھی اچھی کریں کیونکہ یہ اخلاقی اور شرعی طور پر بھی والدین کا فرض ہے۔ اللہ پاک نے قرآن حکیم میں فرمایا:

☆ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [2]

”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔“

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خود بھی اچھے اعمال کر کے اور برے اعمال سے بچ کر جہنم سے بچ جاؤ اور اپنے اہل وعیال کی بھی اچھی تربیت کر کے ان کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

مفسر قرآن مجاہد اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

اَوْصُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدِّبُوْهُمْ. [3]

نیک تربیت دنیا وآخرت میں بلندی کا باعث ہے

اولاد کی نیک تربیت جس طرح دنیا میں نیک نامی اور عزت ورفعت کا باعث اور سکون وراحت کا ذریعہ بنتی ہے اس طرح مرنے کے بعد بھی صدقہ جاریہ بن جائے گی اور یہ (یعنی اولاد کی نیک تربیت) والدین کے لیے درجات میں بلندی اور نجات کا باعث بن جائے گی۔ ان شاء اللہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه: ١٣٥٨ ج١ ص ١٨١۔ [2] ٦٦/ التحريم: ٦۔

[3] صحيح بخاري، كتاب التفسير، سورة التحريم۔

۱۰۲۔ ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ)). ❶

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے:

۱.....صدقہ جاریہ

۲.....ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ اور نفع حاصل ہو

۳.....ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے مرنے کے بعد بھی کچھ اعمال جاری رہتے ہیں مثلاً: صدقہ جاریہ جیسے کوئی مدرسہ یا مسجد یا کنواں بنوایا جائے تو جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں اللہ اس مرنے والے کو اجر عطا فرماتے رہتے ہیں۔ اسی طرح علم کا ذخیرہ چھوڑ جائے کتب یا شاگردوں کی صورت میں جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے اس کو برابر اجر ملتا رہے گا۔ اسی طرح نیک اولاد جس کی انسان نے اچھی تربیت کی ہو تو جب بھی اولاد کوئی نیک عمل کرے گی تو اس کا والدین کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۳۔ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُ: اَنّٰى هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)). ❷

''جب انسان کے اللہ کے ہاں درجات بڑھائے جاتے ہیں تو انسان پوچھتا ہے اے میرے رب میرے درجات میں بلندی کا کیا سبب ہے تو جواب ملتا ہے تیری اولاد جو تیرے مرنے کے بعد تیرے لیے بخشش کی دعا کرتی ہے۔''

اولاد کی نیک تربیت نہ کرنے سے قیامت کے دن مؤاخذہ ہوگا

جس طرح اولاد کی اچھی تربیت نہ کرنے سے دنیا میں پریشانی، رسوائی و ذلت اٹھانا

❶ صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته: ۴۲۲۳۔

❷ [حسن] ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین: ۳۶۶۰۔

پڑتی ہے اسی طرح آخرت میں بھی پریشانی، رسوائی اور ذلت اٹھانی پڑے گی، اللہ تعالیٰ والدین سے سوال کریں گے کہ کیا تو نے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی، انہیں نیکی کی طرف لگایا، کیا تو نے انہیں برائی سے منع کیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۴۔ ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا)). [1]

”تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اپنے زیر نگرانی افراد کے بارے میں جواب دہ ہے مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ ہے عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔“

والدین بچوں کو عقیدہ توحید کی تعلیم دیں

۱۰۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)). [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لڑکے! اللہ کا دھیان رکھو وہ تیرا دھیان رکھے

[1] صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب الجمعة في القرى والمدن: ۸۹۳؛ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل: ۴۷۲۴۔

[2] [حسن صحيح] الترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع: ۲۵۱۶۔

گا اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر امت اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کوئی فائدہ پہنچائیں تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے مگر جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر جو اللہ نے تم پر لکھ دیا ہے، قلم خشک ہو گئے اور صحیفے لپیٹ دیے گئے۔"

والدین اپنی اولاد کو نماز کا حکم دیں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۱۰۶۔ حَافِظُوْا عَلٰی اَبْنَاءِ کُمْ فِی الصَّلٰوۃِ ثم تعوّدوا الْخَیْرَ فَاِنَّمَا الْخَیْرُ بِالْعَادَۃِ. ❶

اپنے بچوں کی نماز کے بارے میں حفاظت کرو۔ پھر انہیں خیر کی عادت ڈالو اس لیے کہ خیر عادت کے ذریعے آتی ہے۔

۱۰۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ)). ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے۔"

اولاد کو نماز نہ پڑھنے پر مارو جب وہ دس سال کی ہو جائے

۱۰۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ)). ❸

❶ بیہقی ج۳ ص ۸۴۔ ❷ [صحیح] ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ: ۴۹۵؛ المستدرك حاکم: ۷۳۴۔

❸ [صحیح] ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ: ۴۹۵۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور ان کو نماز (کے چھوڑنے) پر مارو جب وہ دس سال کے ہوں۔''

فائدہ: بھائیو! رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر بچے پیار و محبت سے نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو لیکن آج ہمارا معاملہ برعکس ہے ہمارے بچے اگر نماز نہ پڑھیں، مسجد میں قرآن پڑھنے نہ جائیں تو ہم انہیں کچھ بھی نہیں کہتے۔ لیکن اگر ہمارے بچے سکول نہ جائیں تو ہم انہیں مارتے ہیں، ڈانٹتے ہیں، ان کو جیب خرچ نہیں دیتے، انہیں کھانا نہیں دیتے۔ بھائیو! کیا یہ غیرت مندی ہے کہ نماز نہ پڑھنے اور قرآن کی تعلیم نہ سیکھنے پر کچھ بھی نہیں اور دنیا کی تعلیم میں معمولی سی سستی پر مار پیٹ۔ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ.

بچوں کے بستر علیحدہ علیحدہ کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں

۱۰۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)). [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ (تمہاری اولاد) دس سال کی عمر کو پہنچیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو اور ان کے بستر الگ کر دو۔''

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سواء كانوا ذكورا أو اناثا فيجب التفريق بينهم جميعا سواء اتحد الجنس او اختلف. [2]

''چاہے بچے مذکر ہوں یا مونث، ان کے بستر الگ کرنا واجب ہے۔ آگے فرماتے ہیں چاہے دونوں مذکر ہوں یا دونوں مونث یا ایک مذکر ہو اور ایک مونث ہر حالت میں ان کے بستر الگ کرنا ضروری ہے۔''

اسی طرح علامہ مناوی ''فیض القدیر'' میں فرماتے ہیں:

فرقوا بين اولادكم في مضاجعهم التي تنامون فيها اذا

---

[1] [صحیح] ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ: ۴۹۵۔

[2] مشکوۃ البانی ج ۱ ص ۱۸۱۔

بلغوا عشرا حذرا من غوائل الشهوة وان كن اخوات. ❶

”جب تمہاری اولاد دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے وہ بستر جہاں وہ سوتے ہیں جدا جدا کر دو شہوت کی مصیبتوں سے ڈرتے ہوئے اگرچہ وہ بہنیں ہی ہوں۔“

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دس سال کی عمر میں بچوں کے بستر الگ الگ کر دینے چاہیے۔ دس سال کے بچے کو نہ تو والدین کے ساتھ سونا چاہیے اور نہ ہی اپنے دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ ایک بستر میں سونا چاہیے۔ یہ ایسی عمر ہے کہ جس میں بچوں میں جنسی شعور بیدار ہونا شروع ہوتا ہے اس لیے اچھی تعلیم و تربیت کے لیے لازمی ہے کہ ان کے بستر الگ الگ کر دیئے جائیں پیار اپنی جگہ پر لیکن حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔

بچوں سے پیار اور محبت کریں

۱۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). ❷

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بدوی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا تم بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ ہم ان کو بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے شفقت اور رحمت نکال لی ہے تو اس کا میں مالک نہیں ہوں۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

۱۱۱۔ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا

---

❶ مرعاة: جلد ۲ ص ۲۷۸۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبيله: ۵۹۹۸۔

قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). ❶

رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا پاس ہی اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی بچے کو بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

١١٢۔ عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ: ((إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ)). ❷

یعلی عامری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حسن اور حسین نبی ﷺ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ لگایا اور فرمایا: ''اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ بچوں سے پیار و محبت کرنا ان کو بوسہ دینا سنت ہے اور جو بچوں سے پیار کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بچوں سے بڑا پیار کرتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ

۱۱۳۔ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا کر فرضی نماز پڑھتے تھے جب رکوع اور سجدہ کرتے تو اس کو نیچے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اس کو اٹھا لیتے۔ ❸

بچوں سے پیار اور شفقت نہ کرنے والے کو ڈانٹ

١١٤۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا)). ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبیله: ٥٩٩٧۔

❷ [صحیح] ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالد الاحسان الی البنات: ٣٦٦٦۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبیله: ٥٩٩٦۔

❹ [صحیح] الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی رحمة الصبیان: ١٩٢٠۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی عزت کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا دوزخ کی آگ سے رکاوٹ کا سبب ہے

۱۱۵۔ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)). [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس مانگنے کے لیے آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اس کو وہی دے دی اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کو آدھی آدھی دے دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہوئی اور وہ بیٹیوں سمیت چلی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ کو اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا: ''جس آدمی کو بچیاں دے کر آزمایا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو یہ بچیاں آگ اور اس آدمی کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گیں۔''

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ: ۱۴۱۸؛ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات واللفظ له: ۶۶۹۳۔

۱۱۶۔ ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

''جس آدمی کی تین بچیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے، اپنی کمائی سے انہیں کھلائے پلائے اور انہیں لباس مہیا کرے تو وہ بچیاں قیامت کے دن آگ سے اس کے لیے تحفظ کا سامان بن جائیں گی۔''

لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والے ماں باپ جنتی ہیں

۱۱۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ)). ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں۔ جب تک وہ اس کے ساتھ رہتی ہیں یا وہ ان کے ساتھ رہتا ہے وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو وہ دونوں اس کے جنت میں داخل ہونے کا سبب بن جاتی ہیں۔''

۱۱۸۔ عَنِ الْحَسَنِ عَمِّ الْأَحْنَفِ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً ثُمَّ صَدَعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ: ((مَا عَجَبُكِ! لَقَدْ دَخَلَتْ بِهِ الْجَنَّةَ)). ❸

حسن، احنف کے چچا روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک ثابت کھجور دی اور باقی ایک کو ان کے درمیان آدھا آدھا کر کے تقسیم کر دیا۔

❶ [صحیح] ابن ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الى البنات: ۳۶۶۹۔

❷ [حسن] ابن ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان فی البنات: ۳۶۷۰۔

❸ [صحیح] ابن ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان فی البنات: ۳۶۶۸۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو اس نے آپ کو یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تو تعجب کیوں کرتی ہے! تحقیق وہ عورت اس کھجور کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی ہے۔''

۱۱۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيهِنَّ وَيَكْفِيهِنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَاثْنَتَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَتَيْنِ)). [1]

''جس کی تین بیٹیاں ہوں اس نے ان کو ٹھکانہ دیا اور انہیں (اخراجات وغیرہ) سے کافی ہوا اور ان پر شفقت کی تو اس کے لیے لازمی طور پر جنت واجب ہوگئی۔'' قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور دو کا (یہی حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ''اور دو کا (بھی یہی حکم ہے)۔''

بچیوں کی پرورش کرنے والا قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

۱۲۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ)). [2]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک وہ بالغ ہو جائیں قیامت کے دن وہ آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔ یعنی جس طرح یہ انگلیاں ملی ہیں اسی طرح میں اور وہ اکٹھے ہوں گے۔''

---

[1] [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد: ۷۸ وابو نعيم في الحلية؛ سلسلة الاحاديث الضعيفة ج۱ ص ۵۸۵۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الادب والصلة، باب فضل الاحسان الى البنات: ۶۶۹۵۔

۱۲۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں پھر وہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھا کر ان کی پرورش کرتا رہے وہ میرے ساتھ اس طرح جنت میں ہوگا اور آپ نے درمیانی اور شہادت والی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔'' (مسند ابو یعلی)

یعنی جس طرح شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی اکٹھی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہیں اسی طرح میں اور وہ (یعنی بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کرنے والا) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ ان شاء اللہ

والدین اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کریں

١٢٢۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟)) فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَارْجِعْهُ)).

☆ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً. فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً أَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)) قَالَ: فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

☆ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: ((لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)). [1]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا والد اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام کا عطیہ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب كراهية تفضيل بعض الاولاد في الهبة: ٤١٧٧؛ صحيح بخاري، كتاب الهبات، باب الهبة للولد: ٢٥٨٦۔

دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ عطیہ اس لڑکے سے واپس لے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے پسند ہے کہ تیری ساری اولاد تیری ایک جیسی فرمانبردار ہوں۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہ (عطیہ) درست نہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہا:

مجھے میرے والد نے عطیہ دیا عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (میری ماں) نے کہا میں خوش نہیں جب تک کہ تو رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بنائے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بیان کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ کے پیٹ سے اپنے لڑکے (نعمان) کو عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''بھلا تو نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں برابری کا برتاؤ کرو۔'' اس نے بیان کیا کہ وہ (یہ سن کر) واپس چلے گئے اور عطیہ واپس لے لیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

فائدہ: معلوم ہوا عطیات میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں کمی بیشی درست نہیں ہے اسی طرح اگر والدین اپنی وراثت اپنی زندگی میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں لڑکا لڑکی حصے میں برابر ہیں اس لیے کہ یہ عطیہ ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''اپنی اولاد میں برابری کا برتاؤ کرو۔''

ہاں اگر والدین وراثت تقسیم کیے بغیر فوت ہو جاتے ہیں اور ان کی اولاد آپس میں وراثت تقسیم کرتی ہے تو اب اس صورت میں لڑکے کو لڑکی سے دوگنا ملے گا کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ ❶

اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے کا بدلہ جنت ہے

۱۲۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: ((لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ)).

☆ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ)). ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے اس نے صبر سے کام لیا تو وہ عورت جنت میں داخل ہو گی۔'' ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔''

مسلم اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: ''تین بچے جو بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے۔''

۱۲٤۔ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ يُطَيِّبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ. صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ: أَبَوَيْهِ، فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ: فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ فِي الْجَنَّةِ. ❸

ابو حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے

---

❶ ٤/ النساء: ١١۔

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه: ٦٦٩٨۔

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه: ٦٧٠١۔

فوت ہو گئے ہیں۔ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنائے گا جو ہمیں فوت ہونے والے کی جانب سے سکون عطا کرے، خوش کرے۔ انہوں نے کہا: ہاں، چھوٹے بچے جنت میں بلا رکاوٹ چلتے پھرتے ہوں گے۔ وہ اپنے والد یا والدین سے ملیں گے تو اس کے لباس یا اس کے ہاتھ کو پکڑیں رکھیں گے جس طرح میں تیرے کپڑے کی ایک جانب پکڑتا ہوں اور اس سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اللہ اسے اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دیں گے۔

فائدہ: ایک روایت میں ماں باپ دونوں کا ذکر ہے بلکہ اگر بچہ باپ کو جنت میں داخل کرائے گا تو ماں کو بالاولی داخل کرائے گا اس لیے کہ ماں کا مقام تو باپ سے زیادہ ہے۔ [1]

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَآءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ)). [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتے ہیں: میرے ہاں مومن انسان کے لیے جب میں اس کے محبوب انسان کو فوت کر لوں اور وہ اس کی وفات پر صبر کرے جنت کا مقام ہے۔"

فائدہ: صفیہ (محبوب انسان) سے مراد اولاد، بھائی وغیرہ۔ [3]

۱۲۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)). [4]

نبی ﷺ نے فرمایا: "جب دو مسلمانوں کے (یعنی ماں باپ کے) تین

---

[1] مرعاة: ج ۵ ص ۵۰۲۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی به وجه الله: ٦٤٢٤۔

[3] مرعاة: ج ۵ ص ٤٧٢۔

[4] النسائی، کتاب الجنائز، باب من یتوفی له ثلاثة: ١٨٧٤۔

بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ ان دونوں کو بخش دے گا بچوں پر شفقت کی وجہ سے۔"

۱۲۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)). ❶

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں میں سے جس کے تین بچے (مذکر یا مؤنث) فوت ہو جائیں بالغ ہونے سے پہلے۔ ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے اللہ اس مسلمان کو ضرور جنت میں داخل فرمادے گا۔"

۱۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ قَالَ: يُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا. فَيُقَالُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ)). ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب دو مسلمانوں کے (ماں باپ کے) تین بچے (مذکر یا مونث) بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ ان (ماں باپ) کو جنت میں داخل کرے گا ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے بچوں کو کہا جائے گا کہ جنت میں جاؤ وہ کہیں گے کہ ہم جنت میں نہیں داخل ہوں گے جب تک ہمارے والدین نہ جائیں پھر کہا جائے گا داخل ہو جاؤ جنت میں تم بھی اور تمہارے والدین بھی۔"

۱۲۹۔ عَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ.

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المسلمین: ۱۳۸۱۔

❷ [صحیح] النسائی، کتاب الجنائز، باب من یتوفی له ثلاثة: ۱۸۷۶۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُحِبُّهُ؟)) فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أَحَبَّكَ اللهُ كَمَا أُحِبُّهُ. فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: ((مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ لِأَبِيْهِ: ((أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ)). [1]

قرہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کیا: ''تو اس بچے سے پیار و محبت کرتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ آپ سے اس طرح محبت فرمائے جیسا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس بچے کے والد کو (چند روز) نہ دیکھا تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ ''فلاں کے بیٹے کا کیا حال ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس لڑکے کے باپ سے کہا: ''کیا تجھے یہ بات محبوب نہیں ہے کہ تو جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچے تو تو اس کو وہاں اپنے انتظار میں پائے۔'' پس ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ حکم اس کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے آپ نے فرمایا: ''تم سب کے لیے ہے۔''

فائدہ: نسائی کی روایت میں ہے کہ ''جنت کے جس دروازے پر بھی تو جائے گا وہ دوڑتا ہوا تیرے لیے جنت کا دروازہ کھولے گا۔'' [2]

۱۳۰۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى لَمْ أَرْضَ لَكَ

---

[1] [صحیح] مسند احمد: ۱۵۵۹۵؛ مسند المکیین۔

[2] صحیح حوالہ مذکورہ۔

ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)). ❶

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے اگر تو مصیبت لاحق (اولاد کا فوت ہو جانا وغیرہ) ہونے پر ثواب طلب کرے تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب کو پسند نہیں کروں گا۔''

اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے سے جہنم سے نجات

۱۳۱۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) ❷

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو عورت اپنی اولاد سے تین بچوں کو آگے بھیج دے تو بچے اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ اور پردہ بنیں گے۔'' ایک عورت نے کہا: یہ حکم دو بچوں کے لیے بھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں یہ حکم دو بچوں کے لیے بھی ہے۔''

یعنی اگر دو بچے بھی فوت ہو جائیں تو پھر بھی ان کی ماں دوزخ سے محفوظ ہو جائے گی۔

۱۳۲۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). ❸

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم پورا کرنے کے لیے دوزخ

---

❶ [حسن] ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة: ١٥٩٧۔

❷ صحيح بخاری، كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم: ١٠١؛ كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد: ١٢٤٩۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد: ١٢٥١۔

میں داخل ہوگا۔" نسائی کی روایت میں مسلمان میاں بیوی دونوں کا ذکر ہے۔

فائدہ: دوزخ میں داخل ہونے سے مراد وہاں سے گزرنا ہے جیسے کہ متعدد روایات سے ثابت ہے کہ ہر نیک و بد اور ہر کافر و مومن کو اسی سے گزرنا پڑے گا اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کا اشارہ ہے۔

﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [1]

"تم میں سے ہر ایک اس سے گزرنے والا ہے۔" (یعنی پل صراط سے)

۱۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِي. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخَافُ عَلَيْهِ وَ قَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)). [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور ﷺ کے پاس آئی ایک لڑکا لے کر جو بیمار تھا اور بولی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کے فوت ہو جانے سے ڈرتی ہوں اور پہلے میرے تین بچے مر گئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے جہنم سے بچنے کے لیے مضبوط آڑ بنالی ہے۔"

فائدہ: اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے والے والدین کے لیے جو جنت کی بشارت ہے اور جہنم سے نجات ہے یہ ان والدین کے لیے ہے جو مسلمان ہیں جیسا کہ مذکورہ احادیث سے معلوم ہو چکا ہے۔

اولاد وغیرہ کے فوت ہو جانے پر نوحہ کرنا حرام ہے

۱۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)). [3]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں دو

[1] ١٩/ مریم: ٧١۔

[2] [صحیح] النسائی، کتاب الجنائز، باب من قدم ثلاثة: ١٨٧٧۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن: ٢٢٧۔

کفریہ باتیں پائی جاتی ہیں نسب کا طعن اور میت پر نوحہ کرنا۔"

۱۳۵۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ)). [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں چار خصلتیں دور جاہلیت سے ہوں گی وہ انہیں چھوڑیں گے نہیں۔ خاندانی فخر، خاندانوں میں طعنہ زنی کرنا، ستاروں کے ذریعہ بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا۔"

اولاد وغیرہ پر نوحہ کرنے والوں کو قیامت کے دن سخت قسم کا عذاب ہوگا

۱۳۶۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)). [2]

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نوحہ کرنے والی عورت نے اگر موت سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے گا اور اس پر گندھک کی قمیص ہوگی اور خارش والا کرتہ ہوگا۔"

۱۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ)). [3]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ پاک

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحة: ۲۱۶۰۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحة: ۲۱۶۰۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض: ۱۳۰۴؛ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المنب: ۲۱۷۶۔

آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غم زدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا البتہ اس کی وجہ سے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔"

فائدہ: اگر آواز نکال کر چلا کر رویا جائے تو پھر عذاب ہوگا اور اگر دل پریشان ہے آنکھوں میں آنسو آگئے ہیں تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

اس گھر میں شیطان کا دخول جس گھر میں نوحہ ہوتا ہے

۱۳۸۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ. قُلْتُ: غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. [1]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ابوسلمہ (میرا پہلا خاوند) فوت ہوگیا تو میں نے کہا اجنبی تھا اور اجنبی زمین میں فوت ہوا ہے۔ میں اس پر اتنا روؤں گی کہ میرے اس پر رونے کی باتیں ہوں گی چنانچہ میں رونے کے لیے تیار ہوئی اسی دوران ایک عورت مدینہ کے بالائی مقام سے آئی اور وہ رونے میں میرے ساتھ مدد کا ارادہ رکھتی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ "تیرا یہ ارادہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان داخل کرے جس سے اللہ نے اس کو نکال دیا ہے۔" آپ ﷺ نے دوبارہ اس جملے کو دہرایا (یہ سن کر) میں رونے سے رک گئی۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت: ۲۱۳۴۔

اولاد وغیرہ فوت ہو جانے پر آنسو بہانا جائز ہے

۱۳۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ)). ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ: ((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ! لَمَحْزُوْنُوْنَ)). [1]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے اور وہ آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کا خاوند تھا۔ آپ نے ابراہیم کو اٹھایا اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ پیار کیا بعد ازاں ہم وہاں گئے تو ابراہیم نزع (جان کا نکلنا) کے عالم میں تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ (آنسو بہا رہے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے آنسو بہانا شروع کر دیئے اور فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جس کو ہمارا رب پسند کرتا ہے اور اے ابراہیم بلاشبہ ہم تیری جدائی پر غم زدہ ہیں۔''

۱۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ)). [2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پاک

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ انا بک لمحزونون: ۱۳۰۳۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض: ۱۳۰۴۔

آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غم زدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتے۔"

باپ، مسلمان اولاد وغیرہ کی نماز جنازہ پڑھے اگر وہ باپ کی زندگی میں مر جائیں

۱۴۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِیُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ..... الی آخرہ۔ [1]

براء بن عازب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا ہے اور سات کاموں سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے کا اور بیمار کی عیادت کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ)). [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لیے گیا اور نماز جنازہ ادا کرنے اور دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس آ گیا اس کو ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز: ۱۲۳۹۔

[2] البخاری، باب اتباع الجنائز من الایمان: ۱۳۲۳۔

مردہ پیدا ہونے والے بچے کا نمازِ جنازہ پڑھا جائے

۱۴۲۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلَّىٰ عَلَيْهِ وَيُدْعَىٰ لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ)). [1]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اس سے قریب رہ کر چلیں اور نا تمام (کچا بچہ) بچے پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔“

فائدہ: نا تمام بچے سے مراد وہ بچہ ہے جس کے ماں کے پیٹ میں چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونکی گئی پھر یہ فوت ہو جائے خواہ پیدا ہو کر فوت ہو یا مردہ ہی پیدا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ البتہ چار ماہ مکمل ہونے سے پہلے کی صورت میں نماز جنازہ ادا نہیں ہوگی۔ اس لیے وہ میت کہلا ہی نہیں سکتی۔ اس بات کی وضاحت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۴۳۔ ((إِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ)). [2]

”تمہاری پیدائش کا طریقہ کار یہ ہے کہ چالیس دن تک وہ ماں کے پیٹ میں نطفے کی شکل میں رہتا ہے پھر اتنے ہی دن لوتھڑے کی شکل میں۔ پھر اتنے ہی دن تک بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔“

---

[1] [صحیح] ابو داود، کتاب الجنائز، باب المشی امام الجنازة: ۳۱۸۰۔

[2] صحیح مسلم، کتاب القدر، باب کیفیة خلق الآدمی فی بطن امه: ۷۶۲۳۔

فائدہ: باقی یہ جو روایت ہے کہ جب پیدا ہونے والا بچہ چیخ مارے تو تب اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، وہ ضعیف ہے۔ سیاتی ذکرھا ان شاء اللہ

نوٹ: مردہ پیدا ہونے والا بچہ مسلمان ہے اس لیے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۱۴۴۔ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ)). [1]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔“

نابالغ بچے کا نماز جنازہ نہ پڑھنا بھی جائز ہے

۱۴۵۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ ابْنُ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ شَھْرًا فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم نے اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی۔

فائدہ: یعنی نابالغ بچے کی نماز جنازہ پڑھے تو بہتر ہے نہ پڑھے تو جائز ہے۔

نوٹ: ابوداود جلد۲ ص ۹۸ حدیث نمبر ۳۱۸۸ پر دو روایات آئی ہیں جس میں یہ ذکر ہے کہ آپ نے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ یہ روایت ضعیف اور منکر ہے۔

بلوغت سے پہلے فوت ہونے والے بچے جنتی ہیں

اس میں علما کا اختلاف ہے صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں وہ جنتی ہیں۔ امام بخاری، امام نووی، حافظ ابن حجر امام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم کا قول بھی یہی ہے۔ [3]

۱۴۶۔ نبی کریم ﷺ نے خواب کی حالت میں جب ابراہیم کو جنت میں دیکھا تو ان کے اردگرد بچے تھے تو فرشتوں نے آپ کو بتلایا کہ آپ نے جنت میں ابراہیم کے اردگرد جو بچے دیکھے تھے جو بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے تھے بعض صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول!

---

[1] بخاری: ۱۳۵۸۔ [2] [حسن] ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الصلوۃ علی الطفل: ۳۱۸۷۔ [3] مرعاۃ ج۱ ص ۱۸۱۔

کیا ان میں مشرکین کے بچے بھی تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ [1]

۱۴۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)). [2]

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔''

فائدہ: جب ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور بلوغت سے پہلے اس کا کوئی جرم، کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا کَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

۱۴۸۔ ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ)).

''تین شخصوں سے قلم کو اٹھالیا گیا ہے بچے سے یہاں تک وہ بالغ ہو جائے۔''

تو اگر بچہ بلوغت سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ اسلام پر فوت ہو گا اور جو اسلام پر فوت ہو جس کا خاتمہ اسلام پر ہو اس کے جنتی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ: باقی جن احادیث میں آتا ہے کہ

((اللہ اعلم بما کانوا عاملین)).

''اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرتے رہے ہیں۔''

وہ آپ پر ان بچوں کے متعلق وحی اترنے سے پہلے کی ہیں۔ [3]

انتباہ

بعض علمائے کرام کا یہ ذہن ہے کہ ان بچوں کا قیامت کے دن امتحان ہو گا اللہ ان بچوں کو حکم فرمائیں گے کہ آگ میں داخل ہو جاؤ جو بچہ یہ حکم مان لے گا وہ جنتی کامیاب، جو بچہ یہ بات نہ مانے گا وہ جہنمی۔

اس موقف پر وہ چند احادیث پیش کرتے ہیں جو ساری کی ساری ضعیف اور نا قابل احتجاج ہیں۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح: ۷۰۴۷۔

[2] بخاری، رقم: ۱۳۵۸۔ [3] مرعاۃ ج ۱ ص ۱۸۱۔

۱۔ مسند بزار ج ۳ ص ۳۴

لیکن اس مفہوم کی دو احادیث ہیں ایک کے اندر عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے اور دوسری کے اندر لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

۲۔ ابن حبان (الرقم ۷۳۱۳) میں حدیث آتی ہے:

((اربعة يحتجون يوم القيامة رجل اصم ورجل احمق ورجل هرم ورجل مات فی الفترة)).

اولاً: اس حدیث میں مولود (نابالغ) کا ذکر نہیں ہے۔

ثانیاً: یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کی سند میں قتادہ مدلس راوی ہے جو لفظ عن سے بیان کر رہا ہے۔

۳۔ یہ حدیث مسند احمد (الرقم ۱۶۳۴۴) اور مسند اسحاق بن راہویہ کے اندر بھی آئی ہے۔

اولاً: اس حدیث کے اندر بھی مولود کا لفظ نہیں ہے۔

ثانیاً: اس روایت میں بھی قتادہ مدلس ہے اور عن سے بیان کر رہا ہے۔

جمعہ کے دن فوت ہونے کی فضیلت

۱۴۹۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)). [1]

"جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہو تو اللہ اس کو قبر کے فتنہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔"

---

[1] الترمذي، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن مات يوم الجمعة: ۱۰۷۴؛ مسند احمد، قال الالباني: ورجاله موثقون الا انه منقطع كما ذكر الترمذي لكن رواه الطبراني ومن طريقه الضياء المقدسي في المختارة (ق۹/ ۲۶) موصول كما في الفيض وله طريق في المسند واسناده حسن او صحيح بما قبله (هداية الرواة ۲/ ۹۶)۔ والله اعلم

والدین بچیوں کو بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ جانے دیں جب وہ بالغ ہو جائیں

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

☆ ﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾ [1]

"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔"

فائدہ: اس آیت میں اللہ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ گھروں میں ٹک کر رہو بغیر ضروری حاجت کے گھر سے باہر نہ نکلو۔ اس میں وضاحت کر دی گئی کہ عورت کا دائرہ عمل امور سیاست اور معاشی نہیں بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر امور خانہ داری سر انجام دینا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گھر سے باہر نکلنے کے آداب بھی بتلائے کہ اگر گھر سے باہر جانے کی ضرورت پڑ جائے تو بناؤ سنگھار کر کے یا ایسے انداز میں جس سے تمہارا بناؤ سنگھار ظاہر ہو، مت نکلو۔ جیسے بے پردہ ہو کر جس سے تمہارا سر، چہرہ، بازو اور چھاتی وغیرہ لوگوں کو دعوت نظارہ دے بلکہ بغیر خوشبو لگائے سادہ لباس میں ملبوس اور باپردہ باہر نکلو۔ [2]

والدین بچیوں کو پردہ کا حکم دیں جب وہ بالغ ہو جائیں

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

☆ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴾ [3]

"اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی

عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں۔اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

☆ أمر الله نساء المؤمنين إذا خرجن من بيوتهن في حاجة أن يغطين وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة. [1]

"اللہ کریم نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے وقت اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے چہرے ڈھانپ لیں اپنے سروں کے اوپر کی جانب سے اور ایک آنکھ ظاہر کریں راستہ دیکھنے کے لیے۔"

فائدہ: جَلَابِیبُ، جِلْبَابٌ کی جمع ہے جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آتا جائے۔ پاک و ہند یا دیگر اسلامی ممالک میں برقع کی جو مختلف صورتیں ہیں عہد رسالت میں یہ برقعے عام نہیں تھے پھر بعد میں معاشرت میں وہ سادگی نہیں رہی جو عہد رسالت اور صحابہ و تابعین کے دور میں تھی۔ عورتیں نہایت سادہ لباس پہنتی تھیں۔ بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے اظہار کا کوئی جذبہ ان کے اندر نہیں ہوتا تھا اس لیے ایک بڑی چادر سے بھی پردے کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں۔

لیکن بعد میں یہ سادگی نہیں رہی۔ اس کی جگہ تجمل اور زینت نے لے لی اور عورتوں کے اندر زرق برق لباس اور زیورات کی نمائش عام ہو گئی۔ جس کی وجہ سے پردہ کرنا مشکل ہو گیا اور اس کی جگہ مختلف انداز کے برقعے عام ہو گئے۔ گو اس سے بعض دفعہ عورت کو بالخصوص سخت گرمی میں کچھ دقت محسوس ہوتی ہے لیکن یہ ذرا سی تکلیف شریعت کے تقاضوں کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تاہم جو عورت برقعے کے بجائے پردے کے لیے

[1] تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۵۶۹۔

بڑی چادر استعمال کرتی ہے اور پورے بدن کو ڈھانکتی اور چہرے پر صحیح معنوں میں گھونگھٹ نکالتی ہے وہ یقیناً پردے کے حکم کو بجالاتی ہے۔

کیونکہ برقعہ ایسی لازمی چیز نہیں ہے جسے شریعت نے پردے کے لیے لازمی قرار دیا ہے۔لیکن آج کل عورتوں نے چادر کو بے پردگی اختیار کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے پہلے وہ برقعے کی جگہ چادر اوڑھنا شروع کرتی ہیں پھر چادر بھی غائب ہوجاتی ہے۔صرف دوپٹہ رہ جاتا ہے اور بعض عورتوں کے لیے اس کا لینا بھی گراں ہوتا ہے۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ اب برقعے کا استعمال ہی صحیح ہے کیونکہ جب سے برقعے کی جگہ چادر نے لی ہے۔بے پردگی عام ہوگئی ہے بلکہ عورتیں نیم برہنگی پر بھی فخر کرنے لگی ہیں۔

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بہر حال اس آیت میں نبی ﷺ کی بیویوں، بیٹیوں اور عام مومن عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت پردے کا حکم دیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ پردے کا حکم علما کا ایجاد کردہ نہیں ہے۔جیسا کہ آج کل بعض لوگ باور کراتے ہیں یا اس کو قرار واقعی اہمیت نہیں دیتے، بلکہ یہ اللہ کا حکم ہے جو قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے اس سے اعراض، انکار اور بے پردگی پر اصرار کفر تک پہنچا سکتا ہے۔(احسن البیان)

والدین بچیوں کو گھر سے نکلنے کے وقت خوشبو استعمال نہ کرنے دیں

ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۵۰۔ ((اَلْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا كَذَا يَعْنِي زَانِيَةً)). [1]

''عورت جب خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ اس اس طرح ہے یعنی وہ زانیہ ہے۔''

[1] [حسن] الترمذی، ابواب الاستیذان، باب ما جاء فی کراهیة خروج المراة متعطرة: ۲۷۸۶؛ ابوداود، کتاب الترجل، باب ما جاء في المرأة تتطيب للخروج: ۴۱۷۳۔

عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی یعنی زانیہ ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۵۱۔ ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ لِامْرَأَۃٍ تَطَیَّبَتْ لِھٰذَا الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَھَا مِنَ الْجَنَابَۃِ)). [1]

''جو عورت مسجد کے لیے خوشبو لگاتی ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ غسل جنابت کی طرح غسل کرلے۔''

والدین اپنی بیٹیوں کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت نہ دیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۵۲۔ ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ)). [2]

''عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔''

فائدہ: وہ معلمات ومبلغات بھی اللہ سے ڈر جائیں جو بغیر محرم کے سفر کر کے دوسرے علاقوں میں جا کر تبلیغ کرتی ہیں نیز جو عورتیں بغیر محرم کے حج یا عمرہ کرنے جاتی ہیں وہ بھی اللہ سے ڈر جائیں یہ جائز نہیں ہے۔

والدین اپنی بیٹیوں کو غیر محرم کے ساتھ خلوت سے منع کریں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۵۳۔ ((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ إِلَّا وَمَعَھَا ذُو مَحْرَمٍ)). [3]

''کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے۔''

---

[1] [صحیح] ابوداود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی طیب المرأۃ تتطیب للخروج: ۴۱۷۳؛ النسائی، کتاب الزینۃ، باب اغتسال المرأۃ من الطیب: ۵۱۲۷۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ: ۳۲۷۲۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ: ۳۲۷۲۔

فائدہ:

ترمذی، مسند احمد وغیرہ میں حدیث ہے

۱۵۴۔ ''جو مرد غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے گا تو ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوگا جو ان کو برائی کی طرف مائل کرے گا۔''

مناسب رشتہ ملتے ہی لڑکی کی شادی جلدی کرے

۱۵۵۔ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًّا)). [1]

علی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! تین کام اہم ہیں۔ ان میں تاخیر (دیر) نہ کرنا: نماز کو جب اس کا وقت آجائے اور جنازہ جب حاضر ہو جائے اور وہ عورت جو بلا خاوند ہے جب تو اس کا مثل پائے (یعنی اس کا کوئی مناسب رشتہ مل جائے)۔''

۱۵۶۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ)). [2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہاری جانب ایسا شخص (کسی لڑکی بارے میں) منگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی و اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کر دو۔ اگر اس طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے۔''

---

[1] [حسن] الترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی الوقت الاول من الفضل: ۱۷۱۔

[2] [صححه الالبانی] الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی من ترضون دینه فزوجوه: ۱۰۸٤۔

والدین اپنی بیٹی کے لیے پاک دامن اور دین دار لڑکا تلاش کریں اور اپنے بیٹے کے لیے دیندار اور پاک دامن لڑکی تلاش کریں

☆ ﴿ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ ﴾ [1]

”ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔“

☆ ﴿ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ [2]

”زانی مرد سوائے زانیہ عورت کے یا مشرکہ عورت کے کسی سے شادی نہیں کرتا اور زانیہ عورت سے سوائے زانی یا مشرک مرد کے اور کوئی نہیں نکاح کرتا اور یہ ہر مسلمان کے لیے حرام قرار دیا گیا ہے۔“

فائدہ: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ توبہ کے بغیر زانی مرد کا پاک دامن عورت سے اور پاک دامن مرد کا زانیہ عورت سے نکاح حرام ہے اس لیے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں۔
﴿ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ [3]

اور امام ابن تیمیہ نے بھی اس مسلک کی تائید کی ہے اور ان لوگوں کی پرزور تردید کی ہے جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ [4]

امام احمد بن حنبل کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے:

۱۵۷۔ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارٰى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا: عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ. قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْكِحُ عَنَاقَ. قَالَ فَسَكَتَ

---

[1] ٢٤/ النور:٢٦۔ [2] ٢٤/ النور:٣۔
[3] ٢٤/ النور:٣؛ ابن کثیر جلد٢ ص٤٢١۔ [4] فتاوی جلد٢ ص٦١، ٧٤۔

عَنِّيْ فَنَزَلَتْ: ﴿وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ...﴾ فَدَعَانِيْ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ: ((لَا تَنْكِحْهَا)). ❶

مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ قیدیوں کو مکہ سے اٹھا کر مدینہ لے جایا کرتے تھے اور مکہ میں ایک بدکار عورت رہتی تھی جس کا نام عناق تھا اور وہ اس کی (اسلام لانے سے پہلے) معشوقہ تھی۔ تو مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں عناق سے نکاح کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر یہ آیت اتری ﴿وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ یعنی زانیہ (بدکار) عورت سے وہی نکاح کرتا ہے جو خود زانی ہو یا مشرک ہو۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ نے یہ آیت پڑھ کر مجھے سنائی اور فرمایا: ''مت نکاح کر اس سے۔''

۱۵۸۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص زانی کوڑے کھایا ہوا ہو وہ نکاح نہ کرے مگر اسی قسم کی عورت سے یعنی زانیہ سے۔'' ❷

نوٹ: اگر زانی مرد خلوص دل سے پکی توبہ کرلے تو اس کا نکاح پاک دامن عورت سے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر زانیہ عورت خلوص دل سے توبہ کرلے تو اس کا نکاح پاک دامن مرد سے ہوسکتا ہے۔ قال ابن كثير فی تفسيره (ج۳ ص ۴۲۱) ❸

۱۵۹۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)). ❹

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت سے

---

❶ [صحیح] ابوداود، كتاب النكاح، باب فی قوله الزانی لا ينكح الازانية: ۲۰۵۱۔

❷ [صحیح] ابوداود، كتاب النكاح، باب فی قوله الزانی لا ينكح الازانية: ۲۰۵۲۔

❸ ذهب الامام احمد بن حنبل رحمه الله الى انه لا يصح العقد من الرجل العفيف على المراة البغی ما دامت كذلك حتى تستتاب فان تابت صح العقد عليها والا فلا وكذلك لا يصح تزوج المراة العفيفة بالرجل الفاجر المسافع حتى يتوب۔

❹ صحیح بخاری، كتاب النكاح، باب الاكفاء فی الدين: ۵۰۹۰ ج۲ ص ۷۶۲۔

چار باتوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: مالداری کی وجہ سے یا حسب ونسب کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دینداری کی وجہ سے، تو دیندار عورت کو اختیار کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔"

والدین اپنی اولاد کا نکاح مشرک مرد یا مشرکہ عورت سے مت کرائیں

☆ ﴿وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا﴾ ❶

"اور (اے ایمان والو!) مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ نکاح نہ کرو، مشرک عورتوں سے تو ایماندار لونڈی بہتر ہے، اگرچہ تمہیں مشرک عورت ہی اچھی لگتی ہو اور مشرک مردوں سے (مومن عورتوں کا) نکاح نہ کرایا کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔"

فائدہ: اس گناہ کے اندر اکثر مسلمان ملوث ہیں اور وہ اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اپنی اولادوں کا نکاح مشرک لڑکے یا مشرکہ لڑکی سے کر دیتے ہیں۔ (اس لیے اس کی طرف بھی مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیے) اور یہ بات یاد رکھیں مشرکہ عورت سے مسلمان مرد کا نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح مومن عورت کا مشرک مرد سے نکاح حرام ہے۔

اہل کتاب کی پاک دامن عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے

☆ ﴿وَالْمُحْصَنَٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنَٰتِ وَالْمُحْصَنَٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ﴾ ❷

"اور مومنات میں سے پاکدامن عورتیں (تمہارے لیے حلال ہیں) اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان کی پاک دامن عورتیں بھی (تمہارے لیے حلال ہیں) یعنی یہود ونصاری کی عورتیں۔"

---

❶ ۲/ البقرة: ۲۲۱۔ ❷ ۵/ المائدة: ۵۔

فائدہ: یعنی ان سے (یہودی اور نصرانی عورتوں سے) نکاح کرنا درست ہے چاہے وہ اپنے دین پر قائم رہیں لیکن وہ اس شرط کے ساتھ کہ وہ پاک دامن ہوں نہ کہ آوارہ گرد قسم کی جو انسان کے ایمان کو تباہ کر ڈالیں۔

نوٹ: مسلمان عورت کا یہودی اور عیسائی مرد سے نکاح حرام ہے مسلمان مرد کا یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے۔

والدین اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح بے نماز مرد سے نہ کریں

اس لیے کہ بے نمازی کافر ہے اور مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے جائز نہیں ہے۔

نوٹ: مسلمان مرد کا نکاح بے نمازی عورت سے یا کلمہ گو مشرکہ عورت سے جائز ہے اس لیے کہ یہ اہل کتاب ہے اور اہل کتاب کی پاکدامن عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

کما تقدم

باپ اپنی لڑکی کی شادی کرنے سے پہلے اس سے اجازت لے

١٦٠۔ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. [1]

خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جبکہ وہ بیوہ تھیں اور وہ اس نکاح سے خوش نہ تھیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اس نکاح کو توڑ دیا۔

١٦١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. [2]

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے آپ ﷺ نے اس کو (نکاح باقی رکھنے یا

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح باب اذا زوج ابنته وھی کارھة فنکاحه مردود: ٥١٣٨۔

[2] [صحیح] ابوداود، کتاب النکاح، باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یستامرھا: ٢٠٩٦۔

توڑنے کا) اختیار دے دیا۔

لڑکی اپنے ولی کے بغیر نکاح نہیں کرسکتی

۱۶۲۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ)). [1]

ابوموسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے۔''

۱۶۳۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ)). [2]

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔''

۱۶۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِیَةَ هِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا)). [3]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرائے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے اس لیے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے۔''

فائدہ: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبات سے اس کے زیادہ قریب ہے کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کراسکتی نیز عورت سے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ ولی اور عورت دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔

---

[1] [صحیح] ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الولی: ۲۰۸۳؛ الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح الا بولی واللفظ لہ۔ [2] [صحیح] ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الولی: ۲۰۸۳؛ الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح الا بولی: ۱۱۰۲۔

[3] [صحیح] ابن ماجه، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی: ۱۸۸۲۔

حقوق الوالدین

کے بارے میں ضعیف روایات کی نشاندہی

ضعیف روایت کی تعریف

ضعیف روایت وہ ہے جس میں صحیح اور حسن حدیث کی شرائط موجود نہ ہوں، یعنی جو پایۂ ثبوت تک نہ پہنچے۔

ضعیف روایت کا حکم

صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ ضعیف روایت پر عمل جائز نہیں، نہ اعمال میں اور نہ فضائل میں۔ یہی مذہب امام بخاری، امام مسلم، یحییٰ بن معین اور ابن حزم وغیرہ کا ہے۔ [1]

فائدہ:

میرے بھائیو! ضعیف روایت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس روایت میں حدیث کے صحیح اور حسن ہونے کی شرائط موجود نہیں، یعنی اس کا ثبوت اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ہے تو جب ایک روایت اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہی نہیں تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کیسے جائز ہوگا؟

پھر اصولِ حدیث کی تمام کتب میں ضعیف کو مردود (جن کو رد کیا گیا ہے) کی اقسام میں شمار کیا گیا ہے۔ جو چیز ہی مردود ہے تو اس کو بیان کرنا اور اس پر عمل کرنا کیسے جائز ہوگا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معمولی سے شبہ کی وجہ سے حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے، تا کہ اس حدیث کے مصداق نہ بن جائیں:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). [2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جیسے فلاں فلاں شخص رسول اللہ ﷺ سے (کثرت کے ساتھ) احادیث بیان کرتا ہے آپ نہیں بیان کرتے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں، آپ سے جدا اور الگ نہیں رہا لیکن میں

---

[1] قواعد التحدیث لفضیلة الشیخ جمال الدین القاسمی ص ۱۳۔

[2] صحیح البخاری: ۱۰۷۔

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔'' ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے زیادہ احادیث بیان کرنے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان روکتا ہے:

''جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔'' ❷

میرے بھائیو! ذرا سوچیں اور غور کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے احادیث سننے کے باوجود معمولی شک وشبہ کی بنا پر احادیث بیان نہ کرتے، تاکہ آپ پر جھوٹ نہ باندھا جائے اور جو روایت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں اس کی نسبت آپ کی طرف کرنا کیسے جائز ہے؟

ضعیف روایت پر عمل کرنے کی تین شرائط ہیں

بعض علمائے کرام ضعیف روایت پر عمل کرنے کی چند شرائط لگاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان شروط العمل بالضعيف ثلاثة.

أحدها: أن يكون الضعف غير شديد فيخرج من انفرد من الكذابين والمتهمين بالكذب ومن فحش غلطه ، نقل العلائي الاتفاق عليه.

الثاني: أن يندرج تحت أصول معمول به وفي جامع الصغير أصل عام.

الثالث: ألا يعتقد عند العمل ثبوته لئلا ينسب الى النبي ﷺ ما لم يقله. ❸

❶ صحیح البخاری: ۱۰۷۔ ❷ صحیح البخاری: ۱۰۸۔ ❸ تدریب الراوی ص۱۹۶، قواعد التحدیث للعلامة الشیخ جمال الدین القاسمی ص۱۱۳، صحیح الجامع الصغیر ج۲ ص۴۸۔

1۔ یہ کہ ضعف زیادہ سخت نہ ہو (یعنی معمولی ہو) اس شرط کے لگانے سے جھوٹے راوی اور جن پر جھوٹ کی تہمت ہے اور جن کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں وہ خارج ہو گئے (یعنی ان کی روایت قبول نہیں کی جائے گی) ضعیف روایت پر عمل کرنے کی اس شرط پر سب کا اتفاق ہے۔

2۔ یہ ضعیف روایت کسی اصل عام کے تحت درج ہو (یعنی جو حکم ضعیف روایت میں بیان کیا گیا ہے وہ عمومی طور پر قرآن کی کسی آیت یا کسی صحیح حدیث میں بیان ہوا ہو)۔

3۔ اس کے ساتھ عمل کے وقت ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے (یعنی یہ اعتقاد نہ ہو کہ یہ بات نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے) تاکہ نبی کریم ﷺ کی طرف وہ بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ نے نہیں کہی۔

خلاصہ

ان تین شرائط سے معلوم ہوا کہ ضعیف روایت پر عمل اس وقت جائز ہے جب روایت میں ضعف معمولی ہو اور جو حکم ضعیف روایت میں بیان ہوا ہے وہ حکم عمومی طور پر کسی آیت یا کسی صحیح حدیث میں ذکر ہو۔

اس دوسری شرط سے معلوم ہوا کہ عمل حقیقت میں اصلِ عام (قرآن کی آیت یا صحیح حدیث) کے ساتھ ہے نہ کہ کسی ضعیف روایت کے ساتھ۔

(کما قال الألبانی: ان العمل فی الحقیقة لیس بالحدیث الضعیف وانما بالأصل العام والعمل به وارد وجد الحدیث أو لم یوجد ولا عکس، أعنی العمل بالحدیث الضعیف اذا لم یوجد الأصل العام) [1]

”ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اس دوسری شرط پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عمل حقیقت میں ضعیف حدیث کے ساتھ نہیں، بلکہ اصلِ عام کے ساتھ ہے اور اصل عام پر عمل ہوگا، خواہ ضعیف حدیث ہو یا نہ ہو لیکن اس

[1] صحیح الجامع الصغیر ج ۱ ص ۵۱۔

کے الٹ نہیں، یعنی اگر اصل عام نہیں تو ضعیف حدیث پر عمل نہیں ہوگا۔"

ضعیف احادیث پر عمل کی تیسری شرط پر بھی غور کریں وہ یہ تھی کہ یہ اعتقاد نہیں ہونا چاہیے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

فتفکر وتدبر ولا تکن من الغافلین المتعصبین.

۱۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)). [1]

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ دونوں (ماں باپ) تیری جنت اور دوزخ ہیں۔"

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں علی بن یزید الہاشمی دمشقی راوی ضعیف ہے۔ [2]

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِّلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا)) قَالَ الرَّجُلُ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: ((وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ)). [3]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے لیے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری میں صبح کرتا ہے اُس کے لیے جنت کے دو (۲) دروازے کھل جاتے ہیں؟ اگر ایک

---

[1] سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۶۲۔ [2] تقریب الرقم: ۴۸۱۷؛ تهذيب التهذيب الرقم: ۴۹۶۷؛ تهذيب الكمال الرقم: ۴۷۸۱؛ ميزان الاعتدال جلد ۵ ص ۱۹۵؛ الكاشف ۲/ ۲۹۸؛ الجرح والتعديل جلد ۵ ص ۲۷۰؛ التاريخ الكبير للبخاري جلد ۶ ص ۱۲۷؛ كتاب الضعفاء للعقيلي جلد ۱ ص ۹۷۵ الرقم ۱۲۶۱؛ المغنى فى الضعفاء الرقم: ۴۳۵۸؛ ديوان الضعفاء جلد ۲ ص ۱۷۸ الرقم ۲۹۷۷۔ [3] الشعب الإيمان للبيهقي الرقم: ۷۹۱۶۔

ہے (ماں باپ سے) تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے لیے ان کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کے دو (۲) دروازے کھل جاتے ہیں اگر (ماں باپ میں سے) ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔" ایک آدمی نے کہا: اگر والدین اس پر ظلم کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔"

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبداللہ بن یحییٰ السرخسی راوی متہم بالکذب ہے (اس پر جھوٹ کی تہمت ہے) [1]

قال ناصر الدين الألباني: ورواه ابن وهب في الجامع ص ١٤، وفيه أبان بن ابي عياش وهو ضعيف جداً. [2]

۳۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا)). [3]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی شخص کے ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے ایک فوت ہو جاتے ہیں اور وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے پس وہ ان کے لیے ہمیشہ استغفار اور دعا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے نیکوکار لکھ دیتا ہے۔"

تحقیق:

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ سند میں یحییٰ بن عقبہ راوی ہے۔ اس کے متعلق ابن

---

[1] ميزان الاعتدال جلد٤ ص ٢٢٧؛ ديوان الضعفاء والمتروكين جلد ٢ ص ٧٤؛ المغني في الضعفاء جلد١ ص٥٧٨؛ الكامل لابن عدي جلد٥ ص٤٣٩؛ لسان الميزان الرقم: ٤٥١٠۔

[2] هداية الرواة جلد٤ ص ٤١٨۔ [3] الشعب الايمان للبيهقي الرقم: ٧٩٠٢۔

معین لکھتے ہیں: یہ راوی کذاب (بہت جھوٹا)، خبیث اور اللہ کا دشمن ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ [1]

فائدہ:

اس روایت کو امام ابن جوزی نے موضوعات میں اور ابن ابی دنیا نے کتاب القبور کے اندر بھی نقل کیا ہے۔ ابن جوزی والی روایت میں لاحق بن حسین راوی کذاب ہے۔

ابن ابی دنیا والی روایت دو اعتبار سے ضعیف ہے۔

1 یہ روایت مرسل ہے اس لیے کہ محمد بن سیرین تابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے۔

2 اس روایت میں خالد بن خداش راوی ضعیف ہے۔ [2]

٤۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللّٰهُ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ)). [3]

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس میں تین چیزیں ہوں اس کا "مرنا" اللہ تعالیٰ آسان کر دیتا ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دے گا:

(۱) ضعیف کے ساتھ نرمی کرنا

(۲) ماں باپ پر شفقت کرنا

(۳) اپنے غلاموں سے احسان کرنا۔"

---

[1] میزان الاعتدال: جلد۷ ص۲۰۵؛ لسان المیزان جلد۸ ص ٤٦٤؛ مجمع الزوائد جلد ۲ ص٤٧٧؛ الجرح والتعدیل جلد۹ ص۲۲۰؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۷۰۲۲؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۲۰۵۲؛ الکامل لابن عدی ج۹ ص۷۰؛ دیوان الضعفاء جلد۲ ص ٤٥١ الرقم ٤٦٦٧۔ [2] انظر التفصیل فی سلسلة الاحادیث الضعیفة جلد۲ ص ۳۱٦ رقم الحدیث: ۹۱٥۔ [3] جامع الترمذی، الرقم: ۲٤۹٤۔

تحقیق:

اس روایت میں دو علتیں ہیں۔

1۔ اس میں عبداللہ بن ابراہیم الغفاری راوی متروک اور منکر الحدیث ہے۔ [1]

2۔ اس میں ابراہیم بن ابی عمرو الغفاری راوی مجہول ہے۔ [2]

علامہ ناصر الدین البانی صاحب فرماتے ہیں:

یہ روایت موضوع (من گھڑت اور خود ساختہ) ہے۔ [3]

۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً)). قَالُوْا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ)) [4]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ماں باپ کا فرمانبردار لڑکا نہیں ہے جو اپنے ماں باپ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے میں حج مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر چہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاکیزہ ہے۔"

تحقیق:

یہ روایت موضوع ہے۔ اس کی سند میں محمد بن حمید الرازی راوی ضعیف اور کذاب ہے۔ [5]

---

[1] تقریب، الرقم: ۳۱۹۹؛ تهذيب التهذيب الرقم ۳۲۸۷؛ تهذيب الكمال الرقم ۳۱٦٤؛ ميزان الاعتدال جلد٤ ص٥٦؛ كتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۷۸۳؛ ديوان الضعفاء جلد۲ ص٢٤ الرقم ٢١١٦؛ المغني في الضعفاء جلد۱ ص ٥٢٣ الرقم ٣٠٩١۔

[2] تقریب، الرقم: ۲۲۵۔ [3] سلسلة الاحاديث الضعيفة الرقم: ۹۲۔

[4] الشعب الايمان للبيهقي الرقم: ۷۸٥٦۔ [5] تقريب، الرقم ٥٨٣٤؛ تهذيب التهذيب الرقم: ٦٠٤٩؛ تهذيب الكمال الرقم ٥٧٩٤؛ ميزان الاعتدال، جلد٦ ص ١٢٦؛ الجرح والتعديل جلد۷ ص ۳۱۱؛ كتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ١٦٦٧؛ ديوان الضعفاء جلد۲ ص ۲۹۳ الرقم ۳٦۸۰؛ المغني في الضعفاء جلد۲ ص۲۸۹ الرقم ٥٤٥٢۔

وقال الألباني: وما أراه الا موضوعا۔ [1]

٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَتِهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ)). [2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی نیک لڑکا جو اپنی والدہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے مگر اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب ہوتا ہے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند میں نہشل بن سعید راوی متروک اور کذاب ہے۔ [3]

٧۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ. إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتّٰى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَائَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوْا: هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِيْ أَرْضَعَتْهُ. [4]

سیدنا ابو الطفیل سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جعرانہ جگہ میں گوشت تقسیم کر رہے تھے اچانک ایک عورت آئی حتی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب آئی، پس آپ نے اس کے لیے اپنی چادر پھیلا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: یہ آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہے۔

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

[1] هداية الرواة ج ٤ ص ٤١٩۔ [2] الشعب الايمان للبيهقي الرقم: ٧٨٥٩۔

[3] تقريب، الرقم: ٧١٩٨؛ ميزان الاعتدال ج ٧ ص ٥٠؛ تهذيب التهذيب الرقم ٧٤٧٨؛ تهذيب الكمال جلد ١٠ ص ٣٥٥؛ الجرح والتعديل جلد ٨ ص ٥٦٤؛ الكامل ابن عدى جلد ٨ ص ٣٢٣؛ كتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ١٩١٤؛ ديوان الضعفاء ج ٢ ص ٤٠٧ الرقم ٤٤٠٨؛ المغني في الضعفاء ج ٢ ص ٤٦٥ الرقم ٦٦٧٤۔ [4] ابوداود: ٥١٤٤۔

اولاً: اس کی سند میں جعفر بن یحییٰ بن ثوبان راوی مجہول ہے۔ [1]

ثانیاً: اس کی سند میں عمارہ بن ثوبان راوی مستور ہے۔ [2]

۸۔ اَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فَاَقْبَلَ اَبُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اُمُّهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ اَخُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. [3]

عمر بن سائب کو یہ بات پہنچی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کا رضاعی باپ آیا تو آپ نے اس کے لیے اپنا کچھ کپڑا بچھایا تو وہ اُس پر بیٹھ گیا۔ پھر آپ کی رضاعی ماں آئی تو آپ نے اُس کے لیے کپڑے کی دوسری جانب بچھا دی وہ اُس پر بیٹھ گئی۔ پھر آپ کا رضاعی بھائی آیا آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور اُس کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو عمر بن سائب تک پہنچانے والا مجہول ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ وہ صحابی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تابعی ہو۔

ومع الاحتمال يسقط الاستدلال. [4]

زیادہ احتمال یہی ہے کہ وہ تابعی ہو، اس لیے کہ ابن حبان نے عمر بن سائب کو تبع تابعی میں شمار کیا ہے۔ [5]

توجب عمر بن سائب کو حدیث پہنچانے والا تابعی ہو تو حدیث مرسل ہوگئی اور مرسل

[1] تہذیب التہذیب الرقم ۱۰۰۵ جلد ۲ ص ۷۵؛ تہذیب الکمال الرقم ۹۶۰ جلد ۲ ص ۲۹۶؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۵۱؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۱ ص ۲۱۴ الرقم: ۱۱۷۳؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۱۵۳ الرقم ۷۷۴۔ [2] تقریب الرقم: ۴۸۳۹؛ تہذیب التہذیب الرقم ۴۹۹۰؛ دیوان الضعفاء الرقم: ۲۹۹۸، جلد ۲ ص ۱۸۱۔

[3] ابو داود: ۵۱۴۵۔ [4] سلسلة الاحاديث الضعيفة جلد ۳ ص ۲۴۶۔

[5] کتاب الثقات: ۲/ ۱۹۷۔

ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

امام منذری فرماتے ہیں:

هذا معضل، عمر بن السائب يروى عن التابعين۔ [1]

۹۔ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: شَابٌّ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ. فَقِيْلَ لَهُ: قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ: ((كَانَ يُصَلِّيْ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَهَضْنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى الشَّابِّ. فَقَالَ لَهُ قُلْ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ)) فَقَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ. قَالَ: كَانَ يَعُقُّ وَالِدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحَيَّةٌ وَالِدَتُهُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((ادْعُوْهَا)) فَدَعَوْهَا فَجَاءَتْ. فَقَالَ: ((هٰذَا ابْنُكِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهَا: ((أَرَأَيْتِ لَوْ أُجِّجَتْ نَارٌ ضَخْمَةٌ، فَقِيْلَ لَكِ: إِنْ شَفَعْتِ لَهُ خَلَّيْنَا عَنْهُ وَإِلَّا حَرَّقْنَاهُ بِهٰذِهِ النَّارِ أَكُنْتِ تَشْفَعِيْنَ لَهُ؟)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِذًا أَشْفَعُ لَهُ. قَالَ: ((فَأَشْهِدِي اللهَ وَأَشْهِدِيْنِيْ قَدْ رَضِيْتِ عَنْهُ)) قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ رَسُوْلَكَ أَنِّيْ قَدْ رَضِيْتُ عَنِ ابْنِيْ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يَا غُلَامُ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ بِيْ مِنَ النَّارِ)). [2]

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے پس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: فلاں نوجوان موت کی کشمکش میں ہے تو اسے کہا گیا کہ تو ''لا الہ الا اللہ'' پڑھ، وہ اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا وہ نمازی ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ اٹھے اور ہم بھی ساتھ اٹھے۔ آپ اس نوجوان کے پاس آئے اور اسے کہا:

[1] عون المعبود۔ [2] الترغیب والترھیب: ۳٦۲٦۔

"تو" لا الہ الا اللہ" پڑھ" اس نے کہا: میں اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (آپ نے کہا: تو کیوں اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا) تو اس نے جواب دیا کہ وہ والدین کا نافرمان تھا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: "کیا اس کی ماں زندہ ہے؟" لوگوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو بلاؤ" پس لوگوں نے اسے بلایا تو وہ (یعنی اس کی ماں) آئی۔ آپ نے پوچھا: "یہ تیرا بیٹا ہے؟" اس نے کہا: ہاں، آپ نے اس عورت کو کہا: "اگر بہت بڑی آگ لگائی جائے اور پھر تجھے کہا جائے کہ اگر تو اس بیٹے کی سفارش کرے گی تو ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور اگر تو اس کی سفارش نہ کرے تو ہم اسے اس آگ کے ساتھ جلا دیں گے کیا تو اس کی سفارش کرے گی؟" اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس وقت تو میں اس کی (ضرور) سفارش کروں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اللہ تعالیٰ کو اور مجھے گواہ بنا کہ تو اس سے راضی ہو گئی ہے۔" اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ بے شک میں اپنے بیٹے سے راضی ہو گئی ہوں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے اس نوجوان کو فرمایا: "اے لڑکے! "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله" پڑھ۔" پس اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کو میرے ذریعے آگ سے بچا لیا۔"

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کی تمام سندوں میں فائد بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ [1]

---

[1] تقریب الرقم ۵۳۷۳؛ تهذیب التهذیب الرقم ۵۵۶۱؛ تهذیب الکمال الرقم ۵۳۳۱؛ التاریخ الکبیر للبخاری جلد۷ص ۲۳؛ میزان الاعتدال جلد۵ ص۴۰۹؛ الجرح والتعدیل جلد۷ص ۱۱۱؛ الکامل لابن عدی جلد۷ص ۱۳۸؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۱۵۱۹؛ دیوان الضعفاء جلد۲ص ۲۳۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ص ۱۸۴ الرقم ۴۸۸۸۔

۱۰۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی ماں کو سخت گرم پتھریلی زمین میں اپنے کندھوں پر اٹھا کر چھ میل لے گیا، وہ زمین اتنی گرم تھی کہ میں اگر اس پر گوشت کا ٹکڑا ڈال دیتا تو وہ پک جاتا تو کیا میں نے اس (ماں) کے احسانات کا بدلہ ادا کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاید دردِ زہ کی ایک ٹیس کا بدلہ ہو گیا ہو۔“ [1]

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

اولاً: اس میں حسن بن ابی جعفر راوی ضعیف ہے۔ [2]

ثانیاً: اس میں راوی لیث بن ابی سلیم ہے اس کو آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا۔ اب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کونسی احادیث اختلاف سے پہلے کی ہیں اور کونسی بعد کی ہیں، اس لیے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ [3]

۱۱۔ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي الطَّوَافِ حَامِلًا اُمَّهُ يَطُوْفُ بِهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ أَدَّيْتُ حَقَّهَا؟ قَالَ: ((لَا، وَلَا بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ ﷺ. [4]

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی ماں کو اٹھا کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: کیا میں نے اپنی ماں

[1] الطبرانی، رواہ الطبرانی فی الصغیر بحوالہ مجمع الزوائد، رقم: ۱۳۳۹۴۔

[2] تقریب الرقم: ۱۲۲۲؛ تہذیب التہذیب الرقم ۱۲۷۸؛ تہذیب الکمال الرقم ۱۲۱۱ جلد۲ ص ۵۲۰؛ میزان الاعتدال جلد۲ ص ۲۲۸؛ الجرح والتعدیل جلد۳ ص۳۳؛ الکامل لابن عدی جلد۳ ص۱۳۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ ص ۲۴۵ الرقم:۱۳۸۶؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۲۷۰؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص۱۸۱ الرقم ۸۸۷۔

[3] تقریب الرقم ۵۶۸۵؛ تہذیب التہذیب الرقم ۵۸۸۱؛ تہذیب الکمال الرقم ۵۶۴۴؛ لسان المیزان الرقم ۶۲۵۰؛ میزان الاعتدال جلد۵ ص۵۰۹؛ الجرح والتعدیل جلد۷ ص۲۴۲؛ الکامل لابن عدی جلد۷ ص۲۳۳؛ کتاب الضعفاء الرقم :۱۵۷۲؛ دیوان الضعفاء جلد۲ ص۲۶۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ ص۲۳۵ الرقم ۵۱۲۷۔ [4] مسند البزار: ۴۳۸۰۔

کا حق ادا کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے تو اس کے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث میں حسن بن ابی جعفر ضعیف ہے۔ [1]

۱۲۔ ایک یمنی آدمی نے اپنی ماں کو پشت پر سوار کر کے بیت اللہ کا طواف کیا...... بعد میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آکر پوچھا: کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: تو نے اپنی ماں کے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ [2]

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابو بردہ عمرو بن یزید الکوفی راوی ضعیف ہے۔ [3]

۱۳۔ سورۃ البقرہ کے شان نزول میں مفسرین ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ کریم نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا، جس طرح کی گائے ذبح کرنے کا اللہ تعالی نے حکم دیا تھا وہ صرف ایک بچے کے پاس ملی جو ماں باپ کا بڑا اطاعت گزار تھا...... الغرض اس نے گائے کے برابر سونا لے کر اپنی گائے دی، یہ ایک طویل واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

تحقیق:

ہمارے علم کے مطابق اس کی کوئی صحیح مرفوع متصل سند نہیں۔

۱۴۔ موسیٰ علیہ السلام رب سے سوال کرتے ہیں: اے اللہ! مجھے دنیا میں میرا وہ رفیق دکھا دے جو جنت میں میرا ساتھی ہو اللہ فرماتے ہیں: اے موسیٰ! فلاں گوشت بیچنے والے قصاب کو میں نے جنت میں تیرا ساتھی بنا دیا ہے۔ بالآخر موسیٰ علیہ السلام اس قصاب کے گھر جاتے ہیں دیکھوں

---

[1] تقریب الرقم: ۱۲۲۲؛ تھذیب التھذیب الرقم ۱۲۷۸؛ تھذیب الکمال الرقم ۱۲۱۱ جلد۲ ص ۵۲۰؛ میزان الاعتدال جلد۲ ص ۲۲۸؛ الجرح والتعدیل جلد۳ ص۳۳؛ الکامل لابن عدی جلد۳ ص۱۳۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ ص ۲۴۵ الرقم:۱۳۸۶؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۲۷۰؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۱۸۱ الرقم ۸۸۷۔

[2] الأدب المفرد: ۱۱۰۔ [3] تقریب الرقم: ۵۱۴۰؛ میزان الاعتدال جلد۵ ص ۳۵۳؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۴۷۳۱ جلد۲ ص۱۵۶۔

تو سہی کہ یہ کیا کام کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ یہ قصاب روٹی باریک کرکے اس کے چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر شوربے میں گیلا کرکے وہ روٹی کے ٹکڑے اپنی ماں کے منہ میں داخل کر رہا ہے اور پھر پانی پلا رہا ہے......الی آخرہ۔

تحقیق:

یہ واقعہ بے اصل ہے، موضوع (من گھڑت) ہے، اس کی کوئی سند ابھی تک نہیں ملی۔

۱۵۔ ((اِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰی قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ)). [1]

"بے شک رحمت اس قوم میں نہیں اترتی جس قوم میں رشتہ داری کو توڑنے والا موجود ہو۔"

تحقیق:

اس کی سند میں سلیمان بن زید ابوادام کوفی راوی ضعیف ہے۔ [2]

۱۶۔ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا)). [3]

"جو ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور وہ اُس کے ہاں (یعنی اللہ کے ہاں) نیک لکھا جاتا ہے۔"

تحقیق:

یہ روایت موضوع ہے اس کی سند میں تین راوی ناقابل احتجاج ہیں۔

(۱) محمد بن نعمان راوی متروک اور مجہول ہے۔ [4]

---

[1] شرح السنة للبغوی، رقم: ۳۴۳۹۔ [2] تقریب الرقم ۲۵۶۱؛ تہذیب التہذیب الرقم ۲۶۳۷؛ تہذیب الکمال الرقم: ۲۵۱۸؛ میزان الاعتدال جلد۳ ص ۲۹۴؛ الکامل لابن عدی جلد٤ ص۲٤۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد۱ ص ٤۳۷ الرقم: ۲۵۸۷؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ٦۱۲؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۳۵۱ الرقم ۱۷٤۸۔

[3] المعجم الاوسط للطبرانی، ٦۱۱٤؛ شعب الایمان للبیہقی، الرقم: ۷۹۰۱۔

[4] میزان الاعتدال جلد۷ ص۳۵٦؛ لسان المیزان جلد۷ ص ۵۵۰؛ الجرح والتعدیل جلد۸ ص ۱۲۵؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۱۷۱٦؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ ص ۳۸۳ الرقم ٦۰٤۸۔

(۲) یحییٰ بن علاء البجلی راوی کذاب ہے اور اس پر حدیثیں گھڑنے کا الزام ہے۔ ❶

(۳) عبدالکریم بن ابی المخارق راوی ضعیف ہے۔ ❷

۱۷۔ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ كُلَّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ عِنْدَهُمَا أَوْ عِنْدَهُ يٰسٓ غُفِرَ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ آيَةٍ أَوْ حَرْفٍ)).

''جو ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور ان کی قبروں کے پاس سورۂ یٰس پڑھتا ہے تو اس کو سورت کی آیتوں یا حرفوں کی تعداد بدلے بخش دیا جاتا ہے۔''

تحقیق:

یہ روایت موضوع ہے، اس کی سند میں عمرو بن زیاد بن عبدالرحمٰن الثوبانی ابوالحسن راوی حدیث چور اور باطل روایات نقل کرنے والا ہے۔ ❸

۱۸۔ عبدالرحمٰن بن مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب الاعراف کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ایسی قوم ہے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں قتل ہوگئی...... الی آخرہ۔''

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی ابومعشر راوی ضعیف

---

❶ تقریب الرقم: ۷۶۱۸؛ تهذيب التهذيب الرقم ۷۸۹۸؛ تهذيب الكمال الرقم ۷۵۲۹؛ ميزان الاعتدال جلد۷ ص۲۰۵؛ الجرح والتعديل جلد۹ ص ۲۲۱؛ ديوان الضعفاء الرقم ۴۶۷۱؛ جلد۲ ص ۴۵۲؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ ص۵۲۵۔

❷ تقريب الرقم ۴۱۵۶؛ تهذيب التهذيب الرقم ۴۲۸۱؛ تهذيب الكمال جلد۶ ص۴۰۹ الرقم ۴۱۳۳؛ مجمع الزوائد جلد۲ ص ۲۸۹؛ ميزان الاعتدال جلد۴ ص۳۸۷؛ الجرح والتعديل جلد۶ ص۷۵؛ الكامل لابن عدی جلد۷ ص ۳۷؛ ديوان الضعفاء جلد۲ ص ۱۲۲ الرقم ۲۵۹۵؛ المغنی فی الضعفاء جلد۲ ص۶ الرقم ۳۷۸۴۔

❸ لسان الميزان جلد۶ ص۲۰۷؛ ميزان الاعتدال جلد۵ ص۳۱۵؛ الكامل لابن عدی جلد۶ ص۲۵۹؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۴۶۵۹ جلد ۲ ص ۱۴۵۔

ہے۔ ❶

۱۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب الاعراف کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ”وہ ایسی قوم ہے جو اللہ کی راہ میں اس حالت میں قتل ہوئی کہ وہ اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والی تھی۔“

تحقیق:

اس کی سند بھی ضعیف ہے اس کی سند میں بھی نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی ابومعشر راوی ضعیف ہے۔

۲۰۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت آتی ہے۔

تحقیق:

یہ روایت بھی ضعیف ہے۔اس روایت کی سند میں دوراوی ضعیف ہیں۔

(۱) محمد بن مخلد ابواسلم ضعیف ہے۔ ❷

(۲) عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ ❸

۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِىْ يُقِرُّ فِىْ أَهْلِهِ الْخَبَثَ)). ❹

---

❶ تقریب الرقم ۷۱۰۰؛ تهذیب التهذیب الرقم ۷۳۸۰؛ تهذیب الکمال جلد ۱۰ ص ۲۶۹ الرقم: ۷۰۲۰؛ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۱۲؛ الکامل لابن عدی جلد ۸ ص ۳۱۱؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۳۹۸ الرقم ۴۳۵۲؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۴۵۳ الرقم: ۶۶۰۱۔

❷ میزان الاعتدال جلد ٦ ص ۳۲۷؛ لسان المیزان الرقم ۳۷۹۰؛ الکامل لابن عدی جلد ۷ ص ۵۰۳؛ دیوان الضعفاء الرقم ۳۹۶۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۳۳۰ الرقم ۵۹۶۵۔

❸ تقریب الرقم: ۳۸۶۵؛ تهذیب التهذیب الرقم: ۳۹۷۴؛ تهذیب الکمال جلد ٦ ص ۱۳۷ الرقم ۳۸۴۷؛ میزان الاعتدال جلد ٤ ص ۲۸۲؛ التاریخ الکبیر للبخاری جلد ۵ ص ۱۶۸؛ الجرح والتعدیل جلد ۵ ص ۲۸۹؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۹۲۸؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۹۷ الرقم ۲٤٤٦؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۱ ص ۶۰۲ الرقم ۳۵۶۸؛ الکامل لابن عدی جلد ۵ ص ٤٤۱۔ ❹ احمد: ۶۱۱۳۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے، شراب پر ہمیشگی کرنے والا، والدین کا نافرمان اور دیوث جو اپنے گھر میں خباثت کو برقرار رکھتا ہے۔''

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے اس کی سند میں مجہول راوی ہے۔

۲۲۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ)). [1]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے، شراب پینے پر ہمیشگی کرنے والا، رشتہ داری کو توڑنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔''

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبداللہ بن حسین ازدی ابو حریز راوی ضعیف ہے۔ [2]

۲۳۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((کُلُّ الذُّنُوْبِ یُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ یُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهٖ فِی الْحَیَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ)). [3]

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام گناہوں میں سے اللہ جس کو چاہے معاف کردیں سوائے والدین کی نافرمانی کے، پس اللہ اس کی سزا والدین کے نافرمان کو موت سے پہلے زندگی میں جلدی دیتے ہیں۔''

---

[1] احمد، رقم: ۱۹۴۶۱۔ [2] تحریر تقریب التہذیب جلد ۲ ص ۲۰۲؛ کتاب الضعفاء الرقم: ۷۹۴؛ دیوان الضعفاء الرقم ۲۱۴۳؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ۳۱۳۵۔

[3] شعب الایمان للبیہقی، الرقم: ۷۸۹۰۔

حقوق الأولاد

کے بارے میں ضعیف روایات کی نشاندہی

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں بکار بن عبدالعزیز راوی ضعیف ہے۔ ❶

ا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر ساتویں روز عقیقہ نہیں ہوا تو چودھویں روز، اور اگر چودھویں روز بھی نہیں ہوا تو اکیسویں روز عقیقہ کیا جائے۔'' ❷

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیف ہے۔ ❸

۲۔ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُعَقُّ عَنْهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ)). ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اونٹ کی جنس سے اور گائے سے اور بکری سے۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ اس کی سند میں مَسعدہ بن الیسع الباھلی راوی ضعیف ہے۔ ❺

۳۔ واخبرنا أبو سعد المالینی، أنبأ أبو أحمد بن عدی الحافظ، ثنا الحسن بن سفیان، حدثنی محمد بن المتوکل، ثنا الولید بن مسلم عن زهیر، ان محمد

---

❶ تحریر تقریب التهذیب جلد ۱ ص ۱۸۰؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۶؛ دیوان الضعفاء الرقم: ۶۲۸؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۱۹۲۔ ❷ البیهقی، الطبرانی وغیرهما۔

❸ تقریب الرقم: ۴۸۴؛ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۰۹؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۷۱۶؛ دیوان الضعفاء الرقم: ۴۴۸۔ ❹ الطبرانی معجم الصغیر: ۲۲۹۔

❺ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۴۰۸؛ الجرح والتعدیل جلد ۸ ص ۴۲۴؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۶۱۹۹؛ دیوان الضعفاء الرقم ۴۰۹۶۔

المکی، عن محمد بن المنکدر، عن جابر، قال: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ. ❶

٤۔ حدثنا محمد بن أحمد بن الولید البغدادی، نا محمد بن أبی السری العسقلانی، ثنا الولید بن مسلم، نا زهیر بن محمد، عن ابن عقیل، عن محمد بن المنکدر، عن جابر، أن رسول الله ﷺ عق عن الحسن والحسین، وختنهما لسبعة أيام. لم يقل فی هذا الحدیث أحد من الرواة: وختنهما لسبعة أيام، إلا زهیر بن محمد.

٥۔ وروینا عن زهیر بن محمد، عن محمد بن المنکدر، عن جابر، قال: عق رسول الله ﷺ عن الحسن والحسین، وختنهما لسبعة أيام. ❸

٦۔ حدثنا محمد بن أحمد بن الولید بن مسلم، حدثنا محمد بن أبی السری العسقلانی، حدثنا الولید بن مسلم، عن زهیر بن محمد، عن محمد بن المنکدر، عن جابر أن رسول الله ﷺ: عق عن الحسن والحسین، وختنهما لسبعة أيام. لم يروه عن محمد بن المنکدر إلا زهیر بن محمد، ولم يقل أحد ممن روى هذا الحدیث. وختنهما لسبعة أيام. إلا الولید بن مسلم. ❹

رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ختنہ ساتویں دن کیا۔

تحقیق:

یہ تمام روایتیں ضعیف ہیں کیونکہ پہلی، دوسری اور چوتھی روایت کی سند میں زہیر بن

---

❶ بیہقی: ۸٦٣٨۔ ❷ معجم طبرانی اوسط: ٦٧٠٨۔

❸ الشعب للبیہقی: ۸٦٣٨۔ ❹ معجم طبرانی صغیر: ۸۹۱۔

محمد راوی ہے۔ اور زہیر سے جب شامی بیان کریں تو ضعیف ہوتی ہے۔ [1]

ان تینوں سندوں میں زہیر سے ولید بن مسلم بیان کر رہا ہے۔ اور وہ شامی ہے۔

تیسری سند میں زہیر سے پہلے سند ہی نامعلوم ہے۔

۷۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَائَكُمْ)). [2]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا اس لیے تم اپنے نام اچھے رکھو۔"

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

اس لیے کہ اسے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن ابی زکریا راوی بیان کرتا ہے ان دونوں کا سماع (سننا) ثابت نہیں ہے، یعنی عبداللہ بن ابی زکریا نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ [3]

تو یہ روایت منقطع ہوئی اور منقطع ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

فائدہ:

باقی یہ بات صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے باپ کے نام پر پکارا جائے گا۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ اور یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہے کہ نام اچھے رکھنے چاہئیں۔

۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَدْعُو النَّاسَ بِأُمَّهَاتِكُمْ سِتْرًا مِنْهُ عَلَى عِبَادِهِ)). [4]

---

[1] تهذيب الكمال الرقم ٢٠١٧۔ [2] ابوداود: ٤٩٤٨۔

[3] ابوداود، كتاب الأدب، باب في تغير الأسماء، تهذيب الكمال الرقم ٣٢٩٢، تهذيب التهذيب الرقم: ٣٤١٢۔ [4] المعجم الكبير للطبراني: ١١٢٤٢۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پردہ ڈالتے ہوئے لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارے گا۔‘‘

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

اوّلاً: اس میں اسحاق بن بشیر راوی متروک اور کذاب ہے۔ [1]

ثانیاً: اس میں ابن جریج مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۹۔ اس طرح کی ایک روایت آتی ہے جس کے راوی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب کوئی ایک تمہارے بھائیوں سے فوت ہو جائے پس تم اس کی قبر پر مٹی برابر کر کے اس کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ کہو: اے فلاں بن فلانہ!.....الی آخرہ۔

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

اولاً: اس میں محمد بن ابراہیم الحمصی راوی ضعیف ہے۔ [2]

۱۰۔ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ: عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ)). [3]

مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ’’مسروق‘‘ اجدع کا بیٹا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’اجدع شیطان

---

[1] میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۳۳۵؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۵۴۵؛ دیوان الضعفاء الرقم ۳۲۴۔ [2] میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۳۵؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۵۲۱۹؛ دیوان الضعفاء الرقم ۳۵۸۲۔ [3] ابوداود: ۴۹۵۷؛ ابن ماجہ: ۳۷۳۱۔

ہے۔"

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔اس کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ [1]

۱۱۔ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ)). [2]

بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: "کسی باپ نے اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بڑھ کر کوئی بہتر عطیہ نہیں دیا۔"

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔اس میں تین خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں موسیٰ بن عمرو بن سعید راوی مستور ہے۔ [3]

2 اس میں ایک عامر بن صالح بن رستم راوی ضعیف ہے۔ [4]

3 یہ روایت مرسل ہے اور مرسل ضعیف کی اقسام سے ہے۔

فائدہ: یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی آئی ہے۔طبرانی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت میں محمد بن موسیٰ منکر الحدیث اور عمرو بن دینار الاعور البصری ضعیف ہے۔اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں مہدی بن ہلال کذاب ہے۔ [5]

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا (يَعْنِي الذُّكُوْرَ) أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). [6]

---

[1] تقریب الرقم: ٦٤٧٨؛ میزان الاعتدال جلد٦ ص٢٣؛ الجرح والتعدیل جلد٨ ص ٤١٣؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ٥١٨٤؛ دیوان الضعفاء الرقم ٣٥٤٦۔ [2] الترمذی: ١٩٥٢؛ البیہقی: ٨٦٥٢۔ [3] تقریب الرقم: ٦٩٩٥؛ میزان الاعتدال جلد٦ ص٥٥٣۔

[4] تحریر تقریب التہذیب جلد ٢ ص ١٧١؛ الجرح والتعدیل جلد٦ ص٤١٦؛ دیوان الضعفاء الرقم ٢٠٥٢؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ٣٠٠٧۔ [5] انظر التفصیل فی سلسلة الاحادیث الضعیفة الرقم: ١١٢١۔ [6] سنن ابی داود: ٥١٤٦۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی ایک بیٹی ہو اور اس کو (ایام جاہلیت کی طرح) زندہ دفن نہ کیا ہو، نہ اس کو ذلیل و خوار کر کے رکھا ہو (اور حقوق دینے میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی ہو اللہ تعالی اس کو جنت میں داخل کرے گا۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں دو خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں ابن حدیر راوی مجہول ہے۔ [1]

2 ابو معاویہ مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۱۳۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)). [2]

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین صدقہ سے آگاہ نہ کروں؟ وہ تیرا اپنی بیٹی پر صدقہ کرنا ہے جو تیری طرف واپس کر دی گئی (یعنی اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے یا مر گیا ہے) اور تیرے سوا اب اس کے لیے کوئی کمانے والا نہیں ہے۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

اس لیے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت علی بن رباح بیان کرتا ہے حالانکہ علی بن رباح کا سماع (سننا) سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ لہذا روایت منقطع ہوگی کما صرح به البوصیری وغیرہ۔ اور منقطع روایت ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

۱۴۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ

---

[1] تحریر تقریب التہذیب جلد ٤ ص٣٠٦؛ میزان الاعتدال جلد٧ ص ٤٤٩ المغنی فی الضعفاء الرقم ٧٨٤٣۔ [2] سنن ابن ماجه: ٣٦٦٧۔

وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللَّهِ)). ❶

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اپنے ایک نواسے (حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ) کو گود میں لئے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''بے شک تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بزدل کر دیتے ہو اور تم جاہل بنا دیتے ہو اور بے شک تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے پھلوں سے ہو۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس روایت میں دو خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں ابن سوید راوی مجہول ہے۔ ❷

2 اس روایت کو سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اور عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے سماع (سننا) ثابت نہیں ہے اور روایت منقطع بھی ہوئی۔ ❸

۱۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْوَلَدُ ثَمَرَةُ الْقَلْبِ)).

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اولاد دل کا پھل ہے۔''

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے۔ ❹

---

❶ جامع الترمذی: ۱۹۱۰۔ ❷ تقریب الرقم: ۵۹۴۴؛ میزان الاعتدال جلد۶ ص۱۸۱؛ الجرح والتعدیل جلد۷ ص ۳۷۰۔

❸ جامع الترمذی جلد۲ ص۱۳؛ تهذیب التهذیب الرقم ۵۰۹۸۔

❹ تحریر تقریب التهذیب جلد ۳ ص ۲۰؛ دیوان الضعفاء الرقم: ۲۸۴۳؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ۴۱۳۹؛ مجمع الزوائد جلد۸ ص۱۹۹۔

١٦۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ کَانَتْ لَہٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوِ ابْنَتَانِ اَوِ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَھُنَّ وَاتَّقَی اللّٰہَ فِیْھِنَّ فَلَہُ الْجَنَّۃُ)). [1]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر اس نے اچھی طرح ان سے سلوک کیا اور ان کی پرورش و تربیت کرنے میں اللہ سے ڈرا پس اس کے لیے جنت ہے۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ [2]

اس روایت میں دو خرابیاں ہیں۔

1 سعید بن عبدالرحمٰن الاعشی راوی مجہول ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا۔

2 اس میں انقطاع ہے اس لیے کہ سعید بن عبدالرحمٰن الاعشی کو حافظ ابن حجر نے (تقریب الرقم: ٢٣٥٤) میں چھٹے طبقہ میں ذکر کیا ہے اور چھٹے طبقہ کے راویوں کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی (مقدمہ تقریب) یعنی وہ تابعی نہیں ہوتا اسی طرح ابن حبان نے بھی اس راوی کو تبع تابعین میں ذکر کیا ہے تو خلاصہ یہ نکلا کہ یہ تبع تابعی ہے اور صحابی سے بیان کر رہا ہے۔

١٧۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: ((لَا یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْھِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ)). [3]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو

[1] جامع الترمذی، الرقم: ١٩١٦۔ [2] التاریخ الکبیر للبخاری ج ٣ ص ٤٠٧۔

[3] جامع الترمذی: ١٩١٢۔

وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں بھی سابقہ حدیث والی دوخرابیاں ہیں۔

۱۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ)). [1]

"جس نے اللہ کی رضا کے لیے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا، اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آگئے اتنی اسے نیکیاں ملے گی اور جس نے یتیم بچے یا بچی کے ساتھ اچھا سلوک کیا میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے دونوں انگلیوں کو ملایا یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیاں اکٹھی ہیں اسی طرح میں اور یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا جنت میں اکٹھے ہوں گے۔"

تحقیق:

اس میں علی بن یزید الہانی راوی ضعیف ہے۔ [2]

۱۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ. [3]

ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے

[1] طبرانی، الرقم: ۲۲۱۸۵۔ [2] مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۰۷۔

[3] شعب الایمان للبیہقی: ۸۶۶۶۔

اگر بلوغت کے بعد اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہو گا۔"

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے اس میں دو خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں محمد بن عبداللہ العسکری مجہول ہے۔

2 سعید الجریری کو اختلاط ہو گیا تھا۔ یہ روایت اس سے شداد بیان کر رہا ہے اور اس کے متعلق علم نہیں کہ یہ اختلاط سے پہلے بیان کرتا تھا یا بعد میں۔ ❶

۲۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فِی التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ اثْنَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ)). ❷

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کی بیٹی بارہ سال کو پہنچ گئی اور اس نے اس کی شادی نہ کی سو لڑکی نے گناہ کا ارتکاب کر لیا تو اس کا گناہ اس (کے والد) پر ہے۔"

تحقیق:

یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے۔ ❸

۲۱۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یُتَوَفّٰی لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِیَّاهُمَا)) فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((اَوِ اثْنَانِ)) قَالُوْا: اَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: ((اَوْ وَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

❶ الکواکب النیرات فی معرفة من اختلط من الرواة۔ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

❷ شعب الایمان للبیهقی: ۸۶۷۰۔

❸ تقریب الرقم ۷۹۷۴؛ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۳۳۵؛ المغنی فی الضعفاء: ۷۳٤۱۔

بِيَدِهِ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهُ بِسَرَرِهِ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ)). ❶

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اپنی بے پایاں رحمت سے اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا (یہ حکم) دو بچوں کو (بھی) شامل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دو بچوں کو بھی شامل ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ایک بچے کے لیے بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک بچے کے لیے بھی ہے۔'' بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ناتمام بچہ (کچا بچہ جو مردہ پیدا ہو) اپنی والدہ کو اپنی ناف کے ساتھ جنت میں پہنچائے گا جبکہ اس کی والدہ نے اس پر صبر کیا ہو۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ بن موہب التیمی راوی متروک اور ضعیف ہے۔ ❷

۲۲۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اُدْخِلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ: اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ! اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ)). ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ ناتمام (پیدا ہونے والا) بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب (اللہ تعالیٰ) اس کے والدین کو دوزخ میں داخل کرے گا، چنانچہ کہا جائے گا: اے ناتمام بچے جو اپنے رب سے جھگڑا کر رہا ہے۔ اپنے والدین کو جنت میں داخل کیجیے

---

❶ احمد، ابن ماجه، الرقم: ۱۶۰۹۔ ❷ تقریب الرقم ۷۵۹۹؛ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۲۰۱؛ دیوان الضعفاء الرقم ٤٦٦١۔ ❸ ابن ماجه، الرقم: ۱۶۰۸۔

چنانچہ بچہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت میں داخل کرے گا۔"

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں دو خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے۔ ❶

2 اس کی سند میں ایک راویہ اسماء بنت عابس ہے جو کہ مجہولہ (یعنی غیر معروفہ) ہے۔ ❷

۲۳۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهُ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)). فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) فَقَالَ أُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟ قَالَ: ((وَوَاحِدًا)). ❸

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا وہ (بچے) اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں گے۔" ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اور دو بھی (یعنی جس کے دو بچے بھی فوت ہوگئے ہیں وہ اس کے لے دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں گے)۔" ابی بن کعب سید القراء نے کہا: میں نے ایک بچہ (آگے) بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک بھی (دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوگا)۔"

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

1 اس روایت کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا بیٹا ابوعبیدہ بیان کرتا ہے اور ان

---

❶ تقریب الرقم: ٦٨٨٣؛ میزان الاعتدال جلد ٦ ص ٥١٣؛ التاریخ الکبیر للبخاری جلد ٧ ص ٣٧٧؛ الجرح والتعدیل جلد ٨ ص ٤٩٥۔ ❷ تقریب الرقم: ٨٥٢٩۔

❸ سنن ابن ماجه، الرقم: ١٦٠٦۔

دونوں کا سماع (سننا) ثابت نہیں تو روایت منقطع ہوئی۔

امام ترمذی یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وأبو عبيدة لم يسمع من أبيه.

ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔ [1]

2 اس روایت کی سند میں ابو محمد مولی عمر بن الخطاب راوی مجہول ہے۔ [2]

٢٤۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. [3]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں تین خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں محمد بن حسن بن عطیہ العوفی راوی ضعیف ہے۔ [4]

2 حسن بن عطیہ نامی راوی بھی اس سند میں ضعیف ہے۔ [5]

③ عطیہ بن سعد نامی راوی بھی اس روایت میں ضعیف ہے۔ [6]

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

اس حدیث کی جتنی سندیں آتی ہیں ساری ضعیف ہیں۔

قال الحافظ في التلخيص:

كلها ضعيفة. [7]

٢٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

---

[1] جامع الترمذي جلد١ ص ٤٠٢۔ [2] تقريب الرقم: ٨٣٤٥۔

[3] سنن ابي داود، الرقم: ٣١٢٨۔ [4] تحرير تقريب التهذيب ج٣ ص ٢٢٩۔

[5] تقريب التهذيب الرقم: ١٢٥٦۔ [6] تحرير تقريب التهذيب جلد ٣ ص ٢٠۔

[7] تلخيص الحبير جزء ٢ ص ١٣٩۔

بِيَدِهِ وَقَالَ: ((مَهْلًا يَا عُمَرُ!)) ثُمَّ قَالَ: ((إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فوت ہوگئی۔ اس پر عورتوں نے رونا شروع کر دیا پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کو کوڑے کے ساتھ مارنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ سے باز رکھا، آپ نے فرمایا: ''عمر! رک جائیے۔''
(نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کیا) اور فرمایا: ''تم خود شیطانی نوحہ گری سے باز رہو۔'' پھر فرمایا: ''جو گریہ زاری آنکھ اور دل سے ہو وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جس گریہ زاری میں سینہ کوبی وغیرہ اور زبان سے (نوحہ گری ہو) تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ ❷

۲۶۔ عَنِ الْبَهِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. ❸

سیدنا بہی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس لیے کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ بہی تابعی ہے اور

❶ مسند احمد، الرقم: ٢١٢٧ البیہقی۔ ❷ تقریب الرقم: ٤٧٣٤؛ میزان الاعتدال جلد ٥ ص ١٥٦؛ الجرح والتعدیل جلد ٦ ص ٢٤٠؛ دیوان الضعفاء الرقم: ٢٩٢٦؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ٤٢٦٥۔ ❸ سنن ابی داود، الرقم: ٣١٨٨۔

تابعی جب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرے تو ایسی روایت کو مرسل کہتے ہیں اور مرسل ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔ بہی کا نام ابو محمد عبداللہ بن یسار مولی مصعب بن زبیر ہے۔ [1]

قال المنذری :

هذا مرسل . [2]

نوٹ: اسی طرح کی ایک اور روایت ہے کہ سیدنا عطاء بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ [3]

اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے۔ اس لیے کہ سیدنا عطاء تابعی ہے اور وہ اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کر رہے ہیں اور جب تابعی اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کرے تو اس کو مرسل کہتے ہیں۔

رواهما البيهقي وقال: هذه الآثار مرسلة. [4]

فائدہ:

پیچھے صحیح حدیث گزر چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابراہیم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔

۲۷۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)). [5]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بچے کی نماز جنازہ نہ ادا کی جائے، نہ بچہ کسی کا وارث ہوگا اور نہ بچے کا کوئی وارث ہوگا جب تک کہ وہ بچہ (پیدا) ہونے کے بعد چیخ نہ مارے۔''

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ میں آئی ہے۔

ترمذی والی سند میں دو خرابیاں ہیں۔

---

[1] عون المعبود۔ [2] عون المعبود۔ [3] ابو داود۔

[4] عون المعبود جلد ۳ ص ۱۸۲۔ [5] جامع الترمذی: ۱۰۳۲۔

1 اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیف ہے۔ ❶

2 اس روایت کی سند میں ابوزبیر راوی مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

ابن ماجہ والی روایت میں بھی دو خرابیاں ہیں۔

1 ربیع بن بدر راوی متروک ہے۔ ❷

2 ابوزبیر مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۲۸۔ ((مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ)). ❸

''جو مصیبت زدہ سے تعزیت کرے تو اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے ہے۔''

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے اس لیے کہ اس کی سند میں علی بن عاصم الواسطی راوی ضعیف ہے۔ ❹

---

❶ تقریب الرقم ٤٨٤؛ میزان الاعتدال جلد٢ ص ٤٠٩؛ تهذیب التهذیب الرقم ٥٢٤؛ الجرح والتعدیل الرقم: ٦٦٩؛ تهذیب الکمال الرقم ٤٨٣؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ٧١٦؛ کتاب الضعفاء للعقیلی ١٠٥۔ ❷ تقریب الرقم: ١٨٨٣؛ تهذیب التهذیب الرقم ١٩٤٥؛ الکامل لابن عدی جلد٤ ص٢٩؛ تهذیب الکمال الرقم ١٨٥٤؛ میزان الاعتدال جلد ٣ ص ٦٠؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ٢٠٨٧؛ الجرح والتعدیل جلد٣ ص٤١٩؛ دیوان الضعفاء الرقم: ١٣٨٦؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم:٤٨٥۔

❸ ترمذی، الرقم: ١٠٧٣؛ ابن ماجه، الرقم: ١٦٠٢۔

❹ تحریر تقریب التهذیب جلد٣ ص٤٧؛ تهذیب التهذیب الرقم ٤٩٠٣؛ تهذیب الکمال الرقم ٤٧٢١؛ الجرح والتعدیل جلد٦ ص٢٥٧؛ میزان الاعتدال جلد٥ ص ١٦٥؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ٤٢٩٠۔

(هدایة الرواة قال البانی: وقد روی الحدیث من طرق واهیة، انظرها فی ارواء الغلیل، ٧٦٥؛ هدایة الرواة، ج ٢ص ٢٣٠)

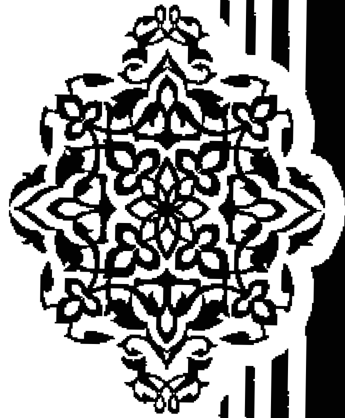


سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

رحمۃ للعالمین ﷺ

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری



اس کتاب میں قرآن وسنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخرالزماں
پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصارٰی کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ ایڈیشن

4 مختلف ایڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

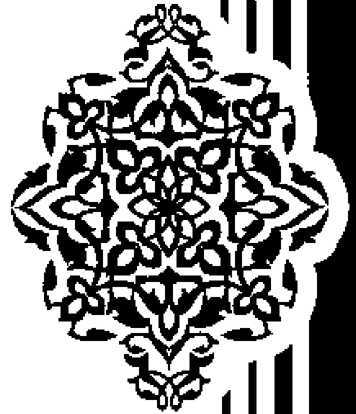
بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

تفسیر ابن کثیر

امام المفسرین حافظ عماد الدین

ابو الفداء اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۷۴ھ



ترجمہ

امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ

تخریج
کامران طاہر

تحقیق و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

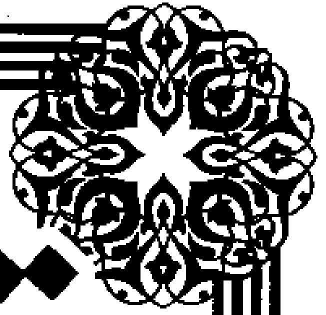
تقریظ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف



☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com



قصص القرآن

تالیف

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

اس کتاب میں قرآنی واقعات، انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات، گزشتہ اقوام کی تاریخ، جیل خانہ جات میں فریضۂ تبلیغ، مصائب پر صبر کا اظہار، تفسیری مباحث وحقائق اور نتائج وعبر کو بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com



صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

تالیف

ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

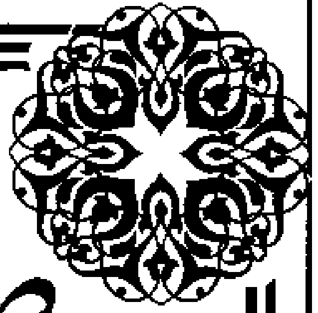
تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ
فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

(۱) آیات کریمہ کی تخریج (۲) احادیث مبارکہ کی تخریج اور حدیث نمبر کے ذریعے دیگر کتب احادیث کی طرف رہنمائی (۳) اقوال رسول ﷺ کا امتیازی رسم الخط (۴) مختلف معتبر نسخہ جات سے تقابل اور موازنہ (۵) تین مختلف ایڈیشن (۶) اعلیٰ طباعت اور معیاری کاغذ (۷) خوبصورت جلد بندی اور دیدہ زیب سرورق (۸) مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973
بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com



صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد داؤد راز

تقدیم و نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

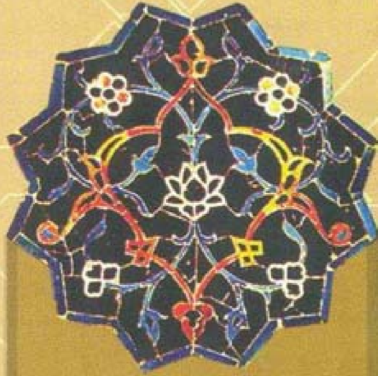
- اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام
- مختلف نسخوں سے تقابل کے بعد نسخہ ہندیہ کے مطابق تصحیح کا اہتمام
- خوبصورت طباعت، دیدہ زیب سرورق، خوبصورت و صاف لکھائی اور اعلیٰ طباعتی معیار کے ساتھ دو مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com



والدین اور اولاد کے حقوق

www.ircpk.com